كشف اللثام عن غربة الاسلام

تاليف سيد ابوبكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادى
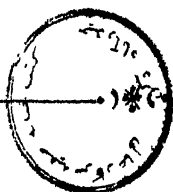
طبع في مطبع مفيد عام الواقع

في آگره في سنة ۱۳۰۵ الهجرية

تم
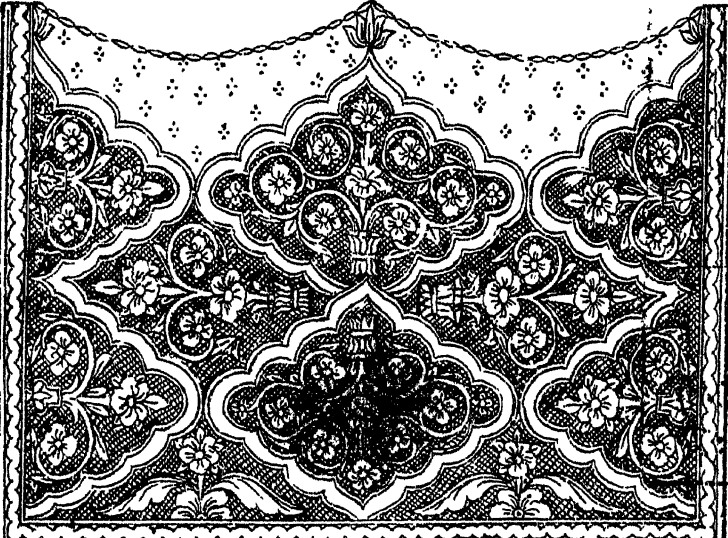
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ذی الطول والعون والصلوٰۃ والسّلام علی خیر خلقہ محمد سیّد ما فی الکون وعلیٰ آلہ وصحبہ اولی الفضل والصون **امابعد** ایک خوبی دین اسلام کی یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلعم نے اپنی امت کو جملہ حوادث آیندہ پر جو کہ متعلق ملت حقہ اسلام کے تھے اور قیامت تک وقتاً فوقتاً واقع ہونگے پہلے ہی سے آگاہ کر دیا ہے خواہ وہ حوادث ایسے ہون جنکا علاقہ مجرد غربت اسلام کے ساتھ ہے یا ایسے ہون جو خاص اشراط ساعت صغری و امارات کبری سے تعلق رکھتے ہین اور غالب فتن کو ترتیب وار بتا دیا ہے اور بعض کو علی الاطلاق چنانچہ پہلے یہ خبر دی کہ اسلام روئے زمین پر عام ہو جائیگا اور ہر ملک و اقلیم مین پہنچیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کتب سیر خلفا اس خبر صادق الاثر کی شاہد ہین اور یہ درحقیقت حضرت کا ایک معجزہ ہے اور آپ کی صدق نبوت پر شاہد عدل ہے مقداد کہتے ہین مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز

وذل ذلیل ما یعزهم اللہ فیجعلهم من اهلها او یذلهم فیدینون لها متفق ادنی کما قیکون
الدین کله للہ رواه احمد یعنی زمین پر کوئی گھرٹی اور اون کا باقی نرہیگا لکن ایسد
وہان اسلام کے کلمہ کو داخل کریگا اسمین شہر گاؤن جنگل سب آگیا ساتہہ عزت عزیز و ذلت
ذلیل کے یعنی کوئی بدون قتال وقید وگرفتاری کے اسلام لے آئیگا اور اللہ اوسکی عزت و آبرو
قائم رکھیگا اور اوسکو اہل اسلام مین کردیگا اور کوئی خوار و ذلیل ہوکر مسلمان ہوگا اور اس دین
مین چارنا چار داخل ہوگا مطلب یہ کہ اسلام سب جگہہ پہنچیگا خواہ طوعاً یا کرہاً وللہ الحمد چنانچہ
جو عزت و غلبہ اسلام کو تا آخر زمانہ خلفاء عباسیہ رہا وہ تواریخ اسلام وغیرہ سے بخوبی معلوم ہے
اور وصف و بیان سے باہر ہے ملوک ہفت اقلیم کا سامنے خلفاء اسلام کے پتا پانی ہوتا تھا
شیر ژیان گوسفند ناتوان کی طرح روبرو آتا تھا غرضکہ روی زمین پر ہر جگہہ ڈنکا اسلام کا بجگیا
ایمان کا بول بالا ہوگیا ابتک باوجود آمد بعید کے آثار مساجد و مدارس و ربط کے بلاد ارض
مین شرقاً و غرباً جنوباً و شمالاً باوجود تمادی ایام و غلبۂ اعداء اسلام کے نظر آتے ہین اس جگہہ
اگر تفصیل اس امر کی کیجائے تو ایک دفتر لکھنا پڑیگا غرضکہ اس حدیث مین اول خبر سطوت
و جبروت و عموم و شیوع اسلام کے تمام اقطار ارض مین دی تہی اسکے بعد پہر دوسری خبر
غربت اسلام کی دی یہ بہی مثل خبر اول کے ایک معجزہ ہے اسلئے کہ جسطرح پہلی خبر درست
نکلی اوسی طرح یہ خبر بہی صحیح اوتری حدیث ابی ہریرہ مین رفعاً آیا ہے بدء الاسلام غریبا
وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور حدیث عمرو بن عوف مین فرمایا تھا
ان الدین بدء غریباً وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء وهم الذین یصلحون ما
افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی یعنی ابتداء دین کی ساتھہ غربت
کے ہوئی ہے اور قریب ہے کہ ویسا ہی پہر غریب ہو جائے جیسا کہ شروع ہوا تھا سو خوشی ہے

غیر ہون کو یہ وہ لوگ ہین جو اوس سنت کو ٹہیک کرتے ہین جسکو لوگون نے بعد میرے بگاڑ دیا ہے
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام بعد قوت کے ضعیف اور بعد شوکت کے نحیف اور بعد صولت کے
عاجز اور بعد سطوت کے مضمحل اور بعد حکومت کے محکوم ہوجایگا چنانچہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا وکان ذلک فی الکتاب مسطورا

مقدمہ بیان مین مراعت اسلام کے

حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہے تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع
وثلثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت
امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداؤد یعنی پہر جکی چکی اسلام کی ۳۵ یا
۳۶ یا ۳۷ سال اسمین اگر ہلاک ہوگئے تو ہوگئے اور اگر اونکا دین قائم رہا تو ستر برس تک قائم رہیگا
مینے کہا یہ مدت آیندہ ہے یا مدت گذشتہ فرمایا گذشتہ علما نے کہا ہے کہ مراد دوران آسیا سے
حرب وقتال ہے اور مراد ۳۵ سال سے تا آخر یہ ہے کہ بعد گزرجانے اس مدت کے اسلام مین ایک
امر عظیم حادث ہوگا جس سے اہل اسلام پر خوف ہلاک کا ہے اور مدت خلافت بھی اسی پر تمام
ہوجائیگی اور فتنے برپا ہونگے سو ۳۵ ھ مین اہل مصر نے محاصرہ عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا اور ۳۶ ھ
مین طلحہ و زبیر طرف وقعہ جمل کے نکلے اور ۳۷ ھ مین وقعہ صفین ہوا اور مراد قیام دین سے قیام
ملک و سلطنت مسلمین کا ہے یہ زمانہ بیعت امام حسن رض سے ساتھ معاویہ کے تا زمانہ انقضاء خلافت
بنی امیہ ہے یہ قریب ستر کے ہوتا ہے شعرانی رح نے مختصر تذکرۂ قرطبی مین بعد اسکے یہ جملہ لکہا ہے
فصلی اللہ علی الصادق المصدوق الذی لا یخبر عن شئ الا ویاتی مثل فلق الصبح انتہی
سید نے حاشیہ مشکوٰۃ مین کہا ہے کہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اتمام امر اسلام کا طریق استقامت

اور بعد پر احداثات ظالمین سے اتنی مدت تک باقی رہیگا اسمین اشارہ کیا ہے طرف تین فتنون کے
پہلے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا سنہ ۳۵ مین ظہور اسلام یعنی ہجرت خیر الانام سے ہوا اور وقعہ جمل کا سنہ ۳۶ مین
ہے اور وقعہ صفین کا سنہ ۳۷ مین غرضکہ سنہ ہجری تک امر اسلام کو قوت تمام حاصل رہی مراد اس قوت
واستقامت سے سلوک ہے منہج نبوت پر یعنی لوگ وسی راہ پر قائم دائم تہے جو حضرت کے وقت مین تہے
کسی طرحکا تغیر نفس شعائر اسلام مین نہین آیا تہا اگرچہ مخالفت باہم سے فتنہ وفساد دنیا کا ہوتا تہا
اور اس فتنہ مین اکثر اصحاب سالت فنا ہوگئے اور اونکے ہلاک ہونیسے بنیاد غربت کی اسلام مین
قائم ہو چلی جسطرح کہ سعید بن المسیب نے کہا ہے وقعت فتنة الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق
من اصحاب بدر احد ووقعت الفتنة الثانية يعني الحرة فلم يبق من اصحاب الحديبية
احد ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری یعنی بدر والے فتنہ عثمانی
سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنون مین مارے گئے سب سے پیچھے منجملہ اہل بدر کے جسکا انتقال
ہوا وہ سعد بن ابی وقاص ہین انکا انتقال چندسال وقعہ حرہ سے پہلے ہوا تہا اللہ نے اون لوگون
کو دوبارہ فتنہ مین مبتلا نہین کیا بلکہ ببرکت غزوہ بدر اونکو ہر بلا سے محفوظ رکہا فتنہ دوم سے مراد
فتنہ یزید بن معاویہ ہے جو کہ بعد شہادت حسین بن علی علیہما السلام کے مدینہ منورہ مین واقع ہوا
تہا اور اوسمین بے حرمتی مسجد نبوی کی اور ازالہ بکارت ہزار بکر کا ہاتھ سے لشکریون کے وقوع
مین آیا تہا فتنہ سوم سے مراد خروج ابن حمزہ خارجی ہے زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم
مین یا فتنہ ازارقہ ہے لکن اول اولی ہے اسلئے کہ فتنہ حمزہ مخصوص بمدینہ تہا اور فتنہ ازارقہ مخصوص
نہ تہا اور ظاہر حدیث سے یہی سمجھہ مین آتا ہے کہ یہ فتنہ سوم بہی مختص تہا واللہ اعلم بہر حال اس فتنہ
ثالث کی بنسبت ابن مسیب نے یہ کہا ہے کہ یہ فتنہ ہنوز مرتفع نہین ہوا ہے اور لوگون مین قوت
وفر بہی باقی ہے مطلب یہ ہوا کہ اب تابعین مین صحابہ باقی نہین رہے ہے تیسری خبر جو مخبر صادق نے دی تہی

وہ یہ ہے کہ حدیث ابو قتادہ مین فرمایا ہے الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ یعنی
ظہور نشانیون کا بعد دو سو برس کے ہوگا ہجرت سے یا دولت اسلام سے یا وفات حضرت سے اور بعض
نے کہا بعد بارہ سو سال کے ہجرت سے اول اولی ہے چوتہی خبر یہ دی ہے کہ سعد بن ابی وقاص رفعاً کہتے
ہین انی لارجو ان لا یعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف
یوم قال خمسمایۃ سنۃ رواہ ابو داؤد یعنی مجھے امید ہے کہ میری امت نزدیک اپنے
رب کے اس بات سے عاجز نہو کہ اللہ اونکو آدہے دن تاخیر دے سعد سے کہا کہ آدہا دن کتنا ہوتا ہے
کہا پانسو برس یعنی اوس حساب سے کہ اللہ کا ایک دن برابر ہمارے ہزار برس کے ہوتا ہے عدم
عجز کنایہ ہے اس سے کہ قربت و مکانت اس امت کی متمکن رہے اور پانسو برس تک اللہ اوسکو
مہلت دے یعنی باقی رکہے قیامت تک مدت اوسکی اس مقدار سے کم نہو چنانچہ مصداق اس حدیث
کا مشہود ہو چکا کہ سنہ پانسو ہجرت تک امت اسلام کو وہ قوت و ظہور حاصل تہا کہ اوسکا نظیر معلوم
نہین ہوتا پہر جب سے کہ دولت اسلام کی بغداد سے ہاتہہ پر تتار کے جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام
کا باقی رہا لکن ساتہہ نہایت غربت و ندرت و قلت کے یہانتک کہ ایکہزار سال ہجرت کے ختم ہونے
اوسکے ساتہہ ہی رہی سہی عزت و دولت بہی زائل ہو گئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام
کی جو کہ بطور طوائف الملوک برای نام باقی رہگئی تہی وہ بہی فنا پذیر ہونے لگی اور اس مدت
مابعد الف مین جسکی تعداد اسوقت تک تین سو پانچ برس ہوتے ہین کارخانہ علم دین اور
تقاوت و طہارت کا زمرۂ علماء و عوام مسلمین سب مین شکست ہو گیا عقائد و مذاہب مین
خلل آگیا اعمال مین فتور اقوال مین قصور پڑ گیا نام کی مسلمانی بہی پورے طور پر باقی نرہی زمانہ
و اہل زمانہ مصداق اس حدیث مرفوع علی مرتضی کے ہو گئے یوشک ان یاتی علی الناس زمان
لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدہم عامرۃ وہی

خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنی نزدیک ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہیگا دگر ہیچ مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت ہونگے لکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونمین دین کی راہ پر نہو گا علما اونکے اون سب لوگون سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا اور اونہین کے اندر پھر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہجائیگا جیسے لفظ نماز روزہ زکوۃ حج اور قرآن کو بطور عادت کے قرارت وکتابت کرینگے نہ بطور تحصیل علم وعبادت کے مسجدین واسطے ریا وسمعہ کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتین بنانے کے نہ واسطے طاعت وعبادت کے علما بدعات ومنکرات نکال کر فتنہ برپا کرینگے ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کردینگے بہر حال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور ہمنے اپنی آنکھ و کان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہین لکن ہزار مین ایک کو بھی عبرت نہین ہوتی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث حق مین دوسرون کے آئی ہے نہ میرے حق مین حالانکہ سب سے زیادہ مصداق اس حدیث کا یہی شخص ہے اگر یقین نہو تو اپنے حال وقال واعمال کو اس حدیث پر عرض کر دیکھے اگر اللہ نے ذرا سا بھی انصاف دیا ہوگا تو سمجھ لیگا کہ سب سے پہلے مین ہی اسکے نیچے داخل ہون یہ شخص عامی ہو گا یا عالم ہرگز مصداق سے اس حدیث کے اسوقت مین خارج نہو سکیگا اور یہ خیال اوسکا کہ مین پشت ہا پشت سے مسلمان چلا آتا ہون اور میرے گھر مین رواج تعلم قرآن وادای نماز وغیرہ مراسم اسلام وشعائر ایمان کا جاری ہے پھر مین کسطرح نام کا مسلمان ٹھیرا اور کس وجہ سے مین مصداق اس حدیث کا ہو سکونگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث زیاد بن لبید مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شئی کا ذکر کیا

یعنی کسی خوفناک بات کا پہر فرمایا کہ یہ بات اوسوقت ہوگی کہ علم دنیا سے جاتا رہیگا مینے کہا
اے رسول خدا علم کیونکر جائیگا ہم سب لوگ قرآن پڑہتے ہین اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور
ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑہائے گی قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا فرمایا ثکلتک امک
زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ہذہ الیہود والنصاری
یقرؤن التوراۃ والانجیل لایعلمون بشئ مما فیہما رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی
والدارمی عن ابی امامۃ یعنی روئے تجکو مان تیری ای زیاد مین تو یہ خیال کرتا تہا کہ مدینہ
مین تو ہی ایک بڑا سمجہدار آدمی ہے کیا یہ یہود ونصاری توریت وانجیل نہین پڑہتے ہین
لکن کسی شئی پر اونمین سے عمل نہین کرتے معلوم ہوا کہ نرا پڑہنا پڑہانا بغیر عمل کے کچہ فائدہ بخش
نہین ہوتا ہے بلکہ ایسا علم جہل ٹہیرتا ہے حدیث مین آیا ہے وان من العلم جہلا سو عالم کو
اس حدیث مین بسبب عدم عمل کے اپنے علم پر بمنزلہ شخص جاہل کے ٹہیرایا ہے بلکہ بمنزلہ خر
کے جسپر کتابین لدی ہون بلکہ بمنزلہ چوپایون کے بلکہ اون سے بہی گمراہ تر ہکذا فی المرقاۃ
حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو کام اگلے اہل کتاب نے کیا تہا جسکے سبب سے وہ مغضوب وضال ٹہیرے
وہی کام اس امت کے لوگ بہی کرینگے چنانچہ صراحت اسکی اور حدیثون مین بہی آئی ہے حدیث
ابی واقد لیثی مین بذیل قصہ ذات انواط فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان
قبلکم رواہ الترمذی یعنی واللہ تم اگلون کی چال پر چلوگے اس اجمال کی تفصیل قلیل حدیث
ابن عمر مین یون فرمائی ہے لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل
تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار
الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی

وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ یعنی جو کچھ بنی اسرائیل پر گزرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونیوالا ہے جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے ہوتی ہے یعنی بلا تفاوت یہانتک کہ اگر اونمین کسینے اپنی مان سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہون گے جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھہ فقط اونکے بدعیات وتحریفات ہی مین نہین کریگی بلکہ کبائر ذنوب مین بھی اونکے مقلد بنینگے مصداق اس حدیث کا ہمنے بھی سنا ہے کہ بعض امرا نے اپنے باپ کی منکوحہ سے زنا کیا حالانکہ وہ مان ہی کے حکم مین ہوتی ہے اور بھوبیٹی سے زنا کرنا تو بہت جگہہ مشہور ہے اسکے بعد حضرت نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی یہ سب فرقے دوزخ مین جائینگے مگر ایک گروہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا وہ جماعت ہے اور اس امت مین کچھ ایسے لوگ ظاہر ہونگے کہ یہ اہوا یعنی بدع اونمین اسطرح سرایت کر جائیگی جسطرح کہ کوئی کتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے کوئی رگ اور جوڑ باقی نرہیگا لیکن وہ ہوی اوسمین داخل ہوگی یہ گویا اخبار ہے کثرت بدعت واہل بدعت سے اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر اونکے اندر ایسا ہوگا کہ ہر رگ وریشہ مین پہنچ جائیگا اس خبر کا مصداق بھی ایک عمر دراز سے اس امت مین مشہود ہو رہا ہے اور بہتر فرقے بھی ہو چکے اگرچہ اکثر منقرض ہو گئے ہین اور بعض ہنوز باقی ہین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب جیسے روافض خوارج نواصب قدریہ مرجیہ اب ہر شخص اپنے عقیدہ وعمل کو لفظ ما انا علیہ واصحابی پر عرض کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ مین فرقۂ ناری مین ہون یا فرقۂ ناجی مین اسلئے کہ حضرت کے سارے احوال ظاہر و باطن کا روزنامچہ کتب حدیث وسیر مین مضبوط ہے اسی طرح سیرت صحابہ دواوین

اسلام مین مرقوم ومحفوظ ہے یہانتک کہ آداب اکل وشرب ونوم وبیداری وقیام وقعود واستنجا وغیرہ
محقرات امور بہی دواوین سنت مطہرہ مین لکہی ہوئی ہین اب کیا مشکل باقی ہے جسکے لئے بیفائدہ
کی بحث تعیین طائفہ ہالکہ وفرقہ ناجیہ مین کیجائے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے لتتبعن سنن
من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب بتعتموھم قیل یارسول اللہ
الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ یعنی تم چلوگے راہ پر اگلون کی بالشت بیالشت
اور گز بگز یہانتک کہ اگر وہ کسی سوسمار کے سوراخ مین گہسے ہونگے تو تم بہی اونہین کی پیروی
کروگے کہا کیا مراد اگلون سے یہود ونصاری ہین فرمایا یہ نہین ہین تو پہر کون ہے مراد بالشت
وگز سے اسجگہ موافقت کرنا ہے ساتہہ اہل کتاب کے ہر امر قلیل وکثیر وادنی واعلی مین اس حدیث
کا مصداق بہی اس زمانہ مین موجود ومشہود ہے سیکڑون نام کے مسلمان صورت وسیرت
مین ترسا ہوگئے ہین اور اسکو فخر جانتے ہین انا للہ بہرحال یہ ساری احادیث دلیل ہین
غربت اسلام پر اسی طرح وہ احادیث جو بیان مین تغیر مردم کے آئی ہین جیسے حدیث ابن عمر
رضی اللہ عنہ رفعًا انما الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیہا راحلۃ متفق علیہ
یعنی لوگون کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ ہون پہر اونمین لائق سواری کے ایک بہی
نہ ملے مطلب یہ ٹہیرا کہ لوگ تو بہت ہین دنیا آدمیون سے لبریز ہے لکن موافق مرضی کے ایک
نفر بہی نہین ملتا ہے ۵

انچہ پر چیستیم وکم دیدیم وبسیارست ونیست		نیست جز انسان درین عالم کہ بسیارست ونیست

مراد نامرضی سے یہ ہے کہ نام کے مسلمان تو بےگنتی ہین اور کام کا مسلمان سو مین ایک
بہی میسر نہین آتا ہے یہ حال قرون آخر الزمان کا بیان فرمایا نہ قرون مشہود لہا بالفضیلۃ کا
یا مدعا یہ ہے کہ آخر زمانے مین مومنین کم ہونگے اگرچہ ہر زمانہ مین صلحا وقابل صحبت کے کم

ہوئے ہین مگر زمان آخر مین اور بہی اقل قلیل رہجائینگے مرداس اسلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے یذہب الصالحون الاول فالاول وتبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری یعنی نیک بندے تو ایک کے بعد ایک چلے جاینگے اور بہوسے رہجائی گی جیسے سبوس جو یا تمر اللہ اونکی کچہہ پروا نکریگا یہ ذکر تو مردم آخر زمان کا ہے اسمین اشارہ ہے طرف اونکے صالح ہونیکے رہے وہ غربا اسلام جو ایسے لوگونکے زمانہ مین ہونگے اونکا حال یہ بیان فرمایا ہے یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی عن انس یرفعہ وقال ھذا حدیث غریب اسنادا یعنی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ جو کوئی اونمین اپنے دین پر صبر کریگا وہ گویا ہاتہہ مین چنگاری آگ کی لیتا ہے ہمارے نزدیک اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ جس زمانہ کے بابت یہ خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین ہر طرف ظہور دجاجلہ کا ہے اور جو کوئی نام اتباع سنت کا لیتا ہے وہ حلال الدم والمال سمجہا جاتا ہے اسلام کی بات کہنا مسلمانون کا سا کام کرنا سخت مشکل پڑ گیا ہے خود یہی فساق اہل اسلام صلحاء مسلمین کو آنکہہ بہر کے دیکہہ نہین سکتے ہین پہر غیر مسلم کا کیا شکوہ ہے کہ وہ تو ہر طرح سے اجنبی ہین ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم	کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

اسی طرح جو حدیثین درباره فتن آخر زمان آئی ہین وہ سب دلیل ہین غربت اسلام پر جیسے یہ حدیث ابوموسی رفعہ ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا الحدیث رواہ ابو داؤد یعنی قیامت سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے کالی رات کے صبحکو مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر ہو جائیگا اس حدیث کا مصداق بہی اکثر بلاد مین مشاہدہ ہوتا ہے استقامت

عنقا و کیمیا ہوگئی ہے جو شخص اس بلا سے بچ گیا سمجھو کہ وہ بڑا نیک تھا اور جو پھنس گیا اوسکے
حال پر افسوس ہے حدیث مقداد بن اسود مین رفعاً آیا ہے ان السعید لمن جنب الفتن تین بار
اسی طرح کہا پھر فرمایا ولمن ابتلی فصبر فواھاً رواہ ابو داؤد حدیثین تحذیر مین شرکت فتن سے
بہت آئی ہین بعض مین فرمایا ہے کہ تم اپنی کمانین توڑ ڈالو تلوارون کو پتھر سے مارو اسپر بھی
اگر فتنہ گھس آئے تو ہابیل کی طرح ہوجاؤ یعنی مقتول بنو نہ قاتل اسکو ابو داؤد نے ابو موسی سے
رفعاً روایت کیا ہے اور ترمذی کا لفظ رفعاً یہ ہے الزموا فیہا اجواف بیوتکم یعنی اندر
اپنے گھرون کے بیٹھے رہو کسی سے کچھ کام نرکھو سو جسوقت کی یہ خبر دی ہے وہ غالباً یہی
ہمارا وقت ہے بالکل ہمنے بہت چاہا کہ بسبب اس سکوت و لزوم بیوت کے ابتلا سے نجات ہیگی
مگر واقعہ طلب لوگ اپنے درازدازی سے کسی طرح باز نہین آتے ہین حسبنا اللہ ونعم الوکیل
ابن عمرو سے فرمایا تھا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین رہجائیگا جو بھوسی کی طرح ہین یعنی
خراب و ردی اونکے عہود و امانات فاسد ہونگے اور وہ آپس مین اختلاف کرینگے پھر درمیان
انگلیون کے تشبیک کے اونہون نے کہا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا علیک بما
تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک وعوامھم دوسری روایت
یون ہے الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک
بامر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ رواہ الترمذی وصححہ یعنی جب غربت اسلام
کی اور فتن زمانے کی اس حد کو پہنچ جائے کہ منکر معروف و معروف منکر ہوجائے جسطرح کہ
آجکل ہورہا ہے الا ماشاء اللہ تعالی تو ایسے وقت مین جو معروف معلوم ہو اوسکو اختیار کرے منکر
کو چھوڑ دے خاص اپنی جان کا دہندا کرے ایمان بچا لے عوام کے کام سے کچھ غرض نرکھے
ہمارا زمانہ اسی حدیث کا استحقاق رکھتا ہے اسوقت کے خواص عوام سے بدتر ہین ہم عوام کو

کیا روئین اللہ نے اگر ہمسے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ ہم اللہ کے شرائع و احکام کو طرف خلق کے پہنچا دین تو بیشبہہ حال زمانہ کا دیکھکر ہم اس کتابت سے بہی مہر سکوت لب پر لگا لیتے جسطرح کہ ہاتہہ اور زبان کو مجاہدہ سے روک رکہا ہے اور گوشہ گزینی و خانہ نشینی کو ذریعہ امن و امان دین کا سمجہہ لیا ہے *

فصل ۱

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک استخفاف معاصی ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ صلعم من الموبقات یعنی المھلکات رواہ البخاری یعنی تم وہ کام کرتے ہو جو تمہاری آنکہون مین بال سے بہی زیادہ باریک یعنی بے حقیقت ہین ہم اونکو زمانہ مین حضرت کے مہلکات مین سے گنتے تہے ولہذا حضرت نے عائشہ سے فرمایا تہا ایاک و محقرات الذنوب فان لھا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی یعنی بچ بے حقیقت گناہو نسے کہ اللہ اونکا بہی مطالبہ کریگا مین کہتا ہون قرآن بہی اسی پر دلیل ہے و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بڑا گناہ وہ ہوتا ہے جسکو آدمی چہوٹا سمجہتا ہے مین کہتا ہون یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چہوٹا سمجہکر بے تکلف بجالاتا ہے پہر چہوٹے گناہون کی پرسش کجا میرے نزدیک اجتناب کبائر کا اس زمانہ مین ایک امر محال ہوگیا ہے یا شرع منسوخ ٹہیر گیا ہے افسوس تو یہ ہے کہ کاش وہ گناہ نزدیک مرتکبین کے گناہ ٹہیر کر براہ جہل و غفلت صادر ہوتے مصیبت تو یہ ہے کہ وقوع معاصی کا عمدا اگر ساتہہ کمال جرأت و جسارت کے ہوتا ہے جسطرح کہ اگلے مسلمان کسی عمل صالح کی طرف سبقت

کرتے تھے اب ویسی مبادرت طرف تحصیل کبائر کے ہوتی ہے بلکہ بعض اوباش بعض ذنوب پر
اپنی مجلسون مین فخر ونازکرتے ہین کوئی قوت اکل وشرب پر اور کوئی طاقت جماع پر اور کوئی
زور بازو پر اور کوئی کسیکی آبروریزی پر ونحو ذلک حالانکہ یہ صنیع کفر کی قاصد ہوتی ہے اور موجب
سوء خاتمہ کا ٹہیرتی ہے اعاذنا اللہ من ذلک واجارنا ؎

فصل ۲

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک تکلم بکلمات کفر ہے علماء نے ان کلمات کا بیان مستقل طور
پر بہی کیا ہے اور اونکو قواطع اسلام ٹہیرایا ہے سب سے زیادہ مبالغہ اسمین حنفیہ کو ہے رحمہم
اللہ تعالی پہر حنابلہ کو انہون نے چارسو کلمے کفر کے ضبط کئے ہین پہر شافعیہ نے بہی اسمین
کلام کیا ہے ہمنے خاتمہ رسالہ معتقد معتمد مین ذکر بعض کلمات کفر غیر ماؤل کا کیا ہے حدیث ابی
ہریرہ مین فرمایا ہے ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی
جہنم رواہ البخاری وفی روایۃ یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب یعنے
کوئی آدمی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ خفا ہوجاتا ہے اور وہ شخص کچہہ پروا اوس بات کی
نہین کرتا ہے حالانکہ بسبب اوسکے جہنم مین یا آگ مین جاگرتا ہے مشرق ومغرب سے بہی زیادہ دور
بلال ابن حارث کا لفظ مرفوع یہ ہے ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغہا
یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک
والترمذی وابن ماجۃ نحوہ اسمین ہر وہ کلمہ داخل ہے جو شرک یا کفر یا بدعت ہو یا غیبت
نمیمہ کذب لعنت دشنام ونحوہا ہو بطور استحلال یا اباحت ونحوہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین ان
العبد لیقول الکلمۃ لا یقولہا الا لیضحک بہ الناس یہوی بہا ابعد مما بین السماء

والارض واته لیزل عن لسانه اشد مما یزل عن قدمه رواه البیهقی فی شعب الایمان یعنی جس بات سے کوئی شخص کسی کو ہنساتا ہے وہ ابین آسمان وزمین سے دور تر جاگرتا ہے زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے بڑہکر ہوتی ہے اور حدیث عمار مین فرمایا ہے کہ واسطے شخص دو رویہ کے دن قیامت کو دو زبانین آگ کی ہونگی رواہ الدارمی بالجملہ جرم زبان کا صغیر ہے اور جرم اوسکا کبیر اور فرمایا ہے کہ سباب مسلم فسوق ہے اور قتال مسلم کفر رواہ الشیخان عن ابن مسعود اور حدیث ابن عمر مین کہا ہے کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بہائی کو کافر کہا تو ان دو مین سے ایک کافر ہوگیا متفق علیہ اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ صدیق کو زیبا نہین کہ لعان ہو رواہ مسلم اور حدیث ابو الدرداء مین کہا ہے کہ لعنت کرنیوالے نہ شہید ہونگے نہ شفیع دن قیامت کے رواہ مسلم اور حدیث حذیفہ مین کہا ہے کہ قتات بہشت مین نجائیگا متفق علیہ یعنی وہ شخص جو کہ چہپ کر کسیکی بات سنتا ہے پہر دوسرے کو پہنچاتا ہے زبان کے جتنے گناہ ہین وہ سب مہلکات مین داخل ہین ولہذا حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے من یضمن لی مابین لحییہ ومابین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری یعنی جو کوئی میرے لئے زبان وفرج کا ضامن ہوگا تو مین اوسکے لئے ضامن بہشت کا ہونگا مین کہتا ہون انہین کلمات کفر مین وہ الفاظ بہی داخل ہین جو بعض صوفیہ سے بطور طامات وشطحیات ونحوہا منقول ہین گو اونکی تاویل ہو سکے یہ اسلئے کہ معما وچیستان وپہیلی بولنے کے لئے کچہہ جناب حق تعالی ہی نہین ہے یہ کام تو ساتہہ یاروں آشناؤن کے کیا جاتا ہے نہ ساتہہ بڑون کے پہر جو سب سے بڑا ہے اوسکے ساتہہ تکلم بالفاظ موہمہ کرنا صریح دلیل ہے غربت اسلام پر اللہ نے سلف صلحا کو ان بلاؤن سے بالکل عافیت مین رکہا تہا اف جن الفاظ کا ظاہر صریح کفر ہے جیسے وحدت وجود ونحوہا اونپر انکار کرنے سے نہ اسلام جاتا ہے اور نہ عداوت اولیاء اللہ کی لازم آتی ہے جسکے بابت فرمایا ہے من عادی لی ولیا

نقد اذنته بالحرب بلکہ علما آخرت کی ہمیشہ یہی شان رہی ہے کہ وہ شریعت حقہ سے مدام
ذب کرتے رہے اور کبھی کسی کی ملامت سے راہ خدا مین نہ ڈرے غیبت و عداوت جب ہی ہے
کہ تخصیص وتعیین بالاسم ہو اور رسائل مین بالمخاطبت خاص تخطیہ کرنا عادت صلحی ارباب انبیا کی
ہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت خطبہ مین فرماتے ما بال اقوام یفعلون او یقولون کذا وکذا
اور کسی کا نام نہ لیتے جو شخص فاعل قائل ہوتا وہ سمجھ جاتا چور کی داڑھی مین تنکا دوسرا نہ جانتا
کہ مراد کون شخص ہے

فصل ۳

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اس زمانہ آخر مین ظہور دجاجلہ کذابین کا بکثرت ہوا ہے
حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من
الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ
مسلم یعنی پچھلے زمانے مین جھوٹے فریبی لوگ ہونگے ایسی باتین پاس تمہارے لائین گے
جو نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپ دادون نے سو تم اون سے بچتے رہو کہین وہ تمکو گمراہ
نہ کر ڈالین اور فتنہ مین نہ پھانس لین مرقات مین کہا ہے مراد اس سے احادیث کاذبہ و ابتداع احکام
باطلہ و اعتقادات فاسدہ ہے انتہی حدیث ثوبان مین تعداد ان دجاجلہ کی تیس عدد آئی ہے رواہ
ابو داؤد والترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین قریب من ثلثین فرمایا ہے متفق علیہ جابر
بن سمرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم یعنے
سامنے قیامت کے دروغگو لوگ ظاہر ہونگے سو تم اون سے بچو مین کہتا ہون کہ فتنہ کذب و
زور کا اگرچہ بعد زمانہ مشہود لہ بالخیر سے اتصالاً پایا جاتا ہے لیکن اس تیرہ صدی سے گویا تمام

دنیا مین اب یہی ایک کام باقی رہگیا ہے یعنی نام کے مسلمانون مین خواہ مولوی صاحب ہون یا شاہ صاحب یا شیخ صاحب سوا اباطیل عقائد و فساد احکام و محو شعائر اسلام کے کوئی شغل دوسرا کسی شخص کو نہین ہے یا حظ ہے اہل حدیث پر آج کل بہت سے کاغذات دیکھنے مین آئے جنمین افترا مسائل ناگفتہ و نانوشتہ کا اہل حدیث پر کیا گیا ہے اور صدہا احکام باطلہ کو بنام نہاد اسلام رواج دیا جاتا ہے اور بے گنتی عقائد فاسدہ ایجاد ہو گئے ہین جیسے انکار وجود ملائکہ و شیاطین و معاد روحانی و نحو ہا سو یہہ ایک بڑا جزو اعظم ہے نسخۂ غربت اسلام کا اہل اسلام مین حدیث ثوبان مین فرمایا ہے انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین رواہ ابو داؤد والترمذی یعنی مجھے اپنی امت پر ڈر انھین گمراہ کرنے والے امامون کا ہے کہ امام بنکر گمراہ کرین گے یہ امام اس زمانۂ اخیر مین ہر جگہہ کثرت سے موجود ہین انکی امامت یہ ہے کہ ملوک و قوت سے خطاب و القاب اسلامی حاصل کر کے درپے تخریب قواعد اسلام و ضوابط مسلمین ہوتے ہین اور اجرای قوانین مین مشورہ دیتے ہین حالانکہ نفس الامر مین مصداق اس مثل سائر کے ہین پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل بنے کئی اشخاص کو دیکھا سنا کہ شمس العلماء بنے ہین یا بنا لئے گئے ہین اور آداب دین او رطریقۂ اسلام سے ہزار مرحلہ دور تر جا پڑے ہین آپکو جہان بھر سے زیادہ عالم اور تمام جہان کو علی الاعلان جاہل کہتے ہین اور موحدین متبعین پر افترا و تہمت و بہتان لگا کر خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک شدو مد قراطیس جرائد و اخبارات کا ہے ہر ملک و دیار مین کاش یہ لوگ مسموعات بے اصل ہی پر اکتفا کرتے تو مصداق اس حدیث مرفوع ابو ہریرہ کے ٹھہرتے

کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم یعنی اتنا جھوٹ کافی ہے کہ انسان
جو کچھہ سُنے وہ کہہ ڈالے لکن اکثر یہ کواغذ مشتمل ہوتے ہین انواع افترائات وکذبات وبہتانات
وغیبت ونمیمہ وآبروریزی اہل اسلام واظہار بغض وعداوت باہمی ولعن وطعن وفحش وبیان
بے اصل ونشان پر اور پہر بعض لوگ اس ذم ومدح کو ذریعہ اکتساب کا ٹہیراتے ہین یہ ایک اعدا
گویا مجمع ہے محدثات کثیرہ کا ہر محدث اس حدوث کا بجای خود ایک کبیرہ مستقل ہے قطع نظر
دیگر منکرات سے جنپر یہ کاغذات مشتمل ہوتے ہین فرضاً اگر فقط مدح وذم ہی پر اکتفا ہوتا تو بھی
واسطے ثبوت غربت اسلام کے کافی تنہا اسلئے کہ حدیث مقداد بن اسود مین فرمایا ہے اذا رایتم
المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب رواہ مسلم یعنی جب تم مدح کرنیوالون کو دیکھو
تو اونکے مُنہہ مین خاک ڈالو مرقات مین کہا ہے مراد وہ لوگ ہین جو ثنا خوانی مین مبالغہ کرتے
ہین اور طمع سے تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہین خواہ وہ مدح اونکی نثر مین ہو یا نظم مین بعض
اہل علم نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرے اور کچھہ مٹی اوٹھا کر اونکے مُنہہ مین مارے یا
مراد خیبت ہے کہ اونکو کچھہ نہ دے یا مراد حقیر عطا ہے مثل ایک مشت خاک کے تاکہ وہ ہجو نکرین ع
دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ بہر حال مقصود زجر ہے مادح کا اسی مدح سے اسلئے کہ آدمی غیر کی مدح
سے متکبر ومغرور ہو جاتا ہے **حکایت** ابوبکرہ کہتے ہین ایک شخص نے سامنے حضرت کے
ایک شخص کی ثنا کی فرمایا ویلک قطعت عنق اخیک تیرا برا ہو تو نے اپنے بھائی کی
گردن کاٹی تین بار یہی فرمایا پھر کہا من کان منکم مادحا لا محالة فلیقل احسب فلانا
واللہ حسیبه ان کان یری انه کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیه یعنی
اگر بے مدح کئے نہ بنے تو یون کہے کہ مجکو نسبت فلان کے یہ گمان ہے اور حساب لینے والا اللہ ہے
یہ بھی جب کہے کہ اوسکو اوس لائق دیکھتا ہو ورنہ کسی کو نزدیک اللہ کے پاک نہ ٹہیرائے انتہی فعا

کہتے ہین اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز له العرش رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنی جب کسی فاسق کی تعریف کیجاتی ہے تو اللہ کو مادح پر غصہ آتا ہے اور عرش عظیم ہیبت سخط خدا سے ہل جاتا ہے سیّد نے کہا ہے حرکت کرنا عرش کا عبارت ہے وقوع امر عظیم سے کیونکہ اس مدح مین رضا ہے ساتہہ غصۂ خدا کے اور یہ قریب بکفر ہے اسلئے کہ انجام اسکا حلال کرنا ہے اوس چیز کا جسکو اللہ نے حرام کیا ہے اس دار عضال مین اکثر شعراء و علماء و فقراء ریاکار گرفتار ہین انتہٰی مین کہتا ہون یہ حکم مدح فاسق کا تھا اس زمانے مین نام کے مسلمانون نے دفتر کے دفتر نظماً و نثراً مدح کفار مین مثل اپنے نامۂ اعمال کے سیاہ کرڈالے ہین یہ مدح خواہ دل سے ہو یا فقط زبان سے اسکے کفر ہونے مین کچہہ تردد معلوم نہین ہوتا ہے کیونکہ علماء دیندار نے اس سے کم درجہ کلمات پر حکم کفر کا لگایا ہے الحاصل جو مال بذریعہ کذب یا مدح ناجائز کے حاصل ہوتا ہے وہ مال حرام ہے اسکی تفصیل دلیل الطالب مین دیکھو۔

فصل ۵

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اکل باللسان ہے حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے لا تقوم الساعة حتی یخرج قوام یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرة بالسنتہا رواہ احمد یعنی قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ ایک قوم نکلے گی جو زبان کے وسیلے سے اپنا پیٹ بھریگی جسطرح کہ گاو اپنی جیبہ سے کہاتی ہے یعنی بدون امتیاز رطب و یابس و جیّد و ردّی کے مراد اس قوم سے وہ لوگ ہین جو امراء و حکام کی مجلس مین جاکر خوش بیانی و تیز زبانی سے اپنا مدعا حاصل کرتے ہین اور فقرہ بازی و چالاکی و سخن سازی کو ذریعہ تحصیل اکل مال کا ٹہیراتے ہین یہی وسیلہ انکی روزی کا ہے اسمین بلغاء و فصحاء و بادفروش و شعراء و نحوہم

سب اخل ہین جو شخص مصداق اس حدیث کا ہے وہ کسی نوع کا ہو لکن شرعاً اوسکے لیے یہی حکم ہے
اور جو کچھہ وہ کماتا ہے سب مال حرام اور اکل بالباطل مین داخل ہے عبداللہ بن عمر رفعاً کہتے ہین
ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما یتخلل الباقرۃ بلسانھا رواہ
الترمذی وقال غریب وابوداؤد یعنی اللہ دشمن رکھتا ہے مرد بلیغ کو جو زبان چلاتا ہے گاوکی
طرح سید نے کہا مراد بلیغ سے وہ شخص ہے کہ خوب منھہ بہر بہر کے باتین بناتا ہے اور زبان کو مثل گاؤ
کے گرد دانتون کے پہیرتا ہے یعنی کلام مین تکلف کرتا ہو واسطے اظہار فصاحت کے اور اپنے
زور تقریر سے دہوکا دیکر اپنا کام نکالتا ہے اِس سے وہ کلام خطیب وغیرہ کا خارج ہے جسمین
کوئی سجع یا قافیہ بے تکلف آجائے ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے من تعلم صرف الکلام لیسبی
بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا رواہ
ابوداؤد یعنی جسنے پہیرنا بات کا سیکہا اسلیے کہ لوگون کے دل ہاتہہ مین لائے تو اوسکا فرض
ونفل کچھہ بہی قبول نہین ہے اِس سے معلوم ہوا کہ صرف کلام کا وجوہ مختلفہ پر موجب تباہی
اعمال حسنہ کا ہے والہذا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے ھلک المتنطعون قالھا ثلثا
رواہ مسلم یعنی ہلاک ہوئے باتین بنانے والے منھہ بہر بہر کے کلام کرنے والے سید نے
کہا متنطع وہ شخص ہے جو کلام لایعنی مین خوض وتعمق کرتا ہے انتہی اِسوقت مین کوئی جگہہ اور کوئی
مجلس اس قسم کے لوگون سے خالی نہین ملتی جو متنطع نہون اکثر خلق نے اسی شیوہ کو اختیار کیا ہے
اور عقل وکمال سمجھہ لیا ہے حالانکہ بالکل منافی بقاء ایمان ہے حدیث ابو ثعلبہ خشنی مین فرمایا ہے
کہ بہت دور مجہسے دن قیامت کے بد اخلاق لوگ ہونگے ثرثار متشدق متفیهق رواہ البیھقی
ثرثرہ کہتے ہین کثرت وتردید کلام کو تشدق کہتے ہین توسع کرنے کو کلام مین بغیر احتیاط واحتراز
کے یا مراد متشدق سے وہ شخص ہے جو لوگون سے استہزاء ومسخرہ پن کیا کرتا ہے متفیهق وہ

شخص ہے جو منہہ بھر کے بات کہتا ہے دریدہ دہن بے لگام گپ باز ہے ٭

فصل ۶

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک کثرت شعر و شعرا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہو الشعراء یتبعہم
الغاوون الم تر انہم فی کل واد یہیمون اور فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور
حدیث ابی ہریرہ مین رفعًا آیا ہے لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا
متفق علیہ یعنی اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو جو اوسکو فاسد کردے تو یہ بہتر ہے اس
سے کہ شعر سے بھرا ہو مرقات مین کہا ہے کہ اسمین اشارہ ہے طرف استیلا شعر کے اسید حتی
تک کہ قران و ذکر و علوم شرعیہ سے باز رکہے کیونکہ یہ مذموم ہے گو کوئی سا شعر بہی ہو حکا
ابو سعید خدری کہتے ہین ہم حضرت کے ساتہہ چلے جاتے تہے موضع عرج مین کہ اتنے مین ایک
شاعر شعر پڑہتا ہوا سامنے آیا حضرت نے فرمایا خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان
یمتلی جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا رواہ مسلم یعنی اس شیطان کو پکڑو
اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بہر جائے تو یہ بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ شعر سے بہرے
حدیث دلیل ہے مذمت شعر پر مراد شعر سے اسجگہ شعر مذموم ہے نہ سخن محمود اسلئے کہ عائشہ
نے کہا ہے حضرت کے سامنے ذکر شعر کا آیا تہا آپنے فرمایا ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ
قبیح رواہ الدارقطنی والشافعی عن عروۃ مرسلا اب باقی رہی تنقیح اس امر کی کہ اچہا شعر
جسکو اچہا کہا ہے اور برا شعر جسکو برا ٹہیرایا ہے کون ہے سو حقیقت اس امر کی یہ ہے کہ
جس شعر مین توحید کا مضمون ہو وہ اچہا ہے اسلئے کہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اصدق
کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید ع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ

یعنی اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جتن اسکو حضرت نے سچا کلام کہا پس جس شعر کا مضمون سچا
اور توحید پر مشتمل ہوگا وہ شعر حسن ہوگا ولہذا حضرت نے شرید سے قریب سو شعر کے کلام امیہ
بن الصلت سے پڑھوا کر سُنے اور ہیہ ہیہ فرماتے رہے رواہ مسلم یہ اسلئے کہ امیہ نے سبا دمی
اسلام کو پایا تھا اور وہ ایک شخص درویش منش تھا مضامین حقہ کو اپنے اشعار میں نظم کرتا تھا اس سے
معلوم ہوا کہ جس شعر مین اخلاق کریمہ و خصال حمیدہ کا ذکر ہو یا نصائح و موعظت وہ شعر
حسن ہوتا ہے جیسے پندنامۂ عطار یا بوستان سعدی و عقائد جامی و نحوہا ایسے ہی اشعار
کے حق مین ارشاد فرمایا ہے ان من الشعر حکمۃ رواہ البخاری عن ابی بن کعب حکمت سے
مراد اسجگہ عدل و علم ہے یا یہ مطلب کہ بعضا شعر کلام نافع ہوتا ہے اور جہل و سفہ سے منع کرتا ہے
یا مراد حکمت سے حدیث ہے بعض لوگون نے ترجمہ چہل حدیثون کا نظم فارسی وغیرہ مین کیا ہے
بلکہ محاورۂ کتاب و سنت مین لفظ حکمت سے حدیث ہی مراد ہوتی ہے واللہ اعلم اسی طرح جو شعر
طرف سے اہل اسلام کے ہجو شرک و مشرکین مین ہوتا ہے وہ بھی شعر حسن ہے براء کہتے ہین
دن قریظہ کے حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا اھج المشرکین فان جبرئیل معک یعنی
تو مشرکون کی ہجو کر تیرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہین پھر فرمایا اللھم ایدہ بروح
القدس متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حسان سے کہا تھا ان روح القدس لا
یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ یعنی جب تک تو اللہ و رسول کی طرف
سے مخاصمت و مدافعت کریگا تب تک جبرئیل تیری مدد کرینگے پھر فرمایا ھجاھم حسان
فشفی واشتفی رواہ مسلم یعنی حسان نے انکی ہجو کی مسلمانون کا دل ٹھنڈا کیا اور اپنا
جی بھی ٹھنڈا کیا دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ فرمایا اھجوا قریشا فانہ اشد علیھم من
رشق النبل رواہ مسلم یعنی تم ہجو کرو قریش کی یہ انپر تیر چلانیسے بھی زیادہ سخت ہے

تیسر الفظ عائشہ کا یہ ہے کہ حضرت حسان کے لئے مسجد مین منبر رکھتے تھے وہ اوسپر کھڑے ہوکر
طرفسے حضرت کے مفاخرت یا منافحت کرتے اور حضرت فرماتے ان اللہ یؤید حسان بروح
القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلعم رواہ البخاری یہ دلیل ہے اسبات
پر کہ شعر کہنا واسطے طرفداری خدا اور رسول و کتاب و سنت کے مستحب بلکہ مسنون ہے اور ایسے
شاعر کا مددگار اللہ تعالی ہوتا ہی جیسے دیوان فارسی نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب کہ
اول سے تا آخر انتصار حدیث و مدح سنت وذم رای مین ہے وللہ الحمد اور دیوان حسان
بن ثابت بہی مروج ہے اوسمین حضرت اور اسلام کی مدح اور کفر وشرک ومشرکین کی ذم ہے سو
اس قسم کا شعر حسن ہوتا ہے اسی طرح جو شعر نعت ومنقبت جناب نبوت یا وصف مبشرین بالجنت
مین ہوتا ہے وہ بہی شعر حسن ہے جیسے دیوان عبدالرحیم برعی قدس سرہ یا دیوان میر غلام علی
آزاد بلجرامی رح یا قصائد متفرقہ شعراء اسلام مثل قصیدۂ ام القری وقصیدۂ بانت سعاد و
قصیدۂ بردہ رہے وہ قصائد جو مدائح علماء و اولیاء لکھے گئے ہین اگر مبالغہ سے خالی اور زبان
آوری سے عاطل ہین تو حکم اباحت مین ہونگے ورنہ اوسی حدیث مقداد کے نیچے داخل
رہینگے اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوھہم التراب رواہ مسلم یہ اسلئے کہ ہمکو
کسیکی ثنا وصفت کرنیکی اجازت اس سے زیادہ نہین دیگئی ہے کہ ہم احسب فلانا
سے کچھہ بڑہکر کہین اسی طرح جو شعر حمد خداوند جل مجدہ مین ہے وہ شعر حسن ہے بلکہ احسن
اشعار ہے کہ جسنے ہماری زبان پر بات پیدا کی ہے اور ہمکو بیان سکہایا ہے ہم اوسی کی مدح
وثنا کرتے ہین اللہ کی حمد کتنی ہی کیجائے اور اوسکے اوصاف جلال وجمال کا بیان کسی قدر
ہو ہرگز ایک شمہ اوسکی ثنا کا ادا نہین ہوسکتا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک ۵

ولیوان لی فی کل منبت شعرۃ	لسانا للہ استوفیت واجب حمدہ

اب رہے وہ اشعار جو قبیح ہین سو منجملہ اونکے ایک وہ شعر ہے جسمین ذکر فحش و تفاحش کا ہو جیسے
اُردو مین دیوان جان صاحب کا یا مجرد ذکر حسن و عشق و خط و خال معشوق و اوصاف محبوب
کا جیسے اکثر دواوین فارسی کا حال ہے یا قصہ عشق و عاشقی کا جیسے اکثر مثنویات اُردو وغیرہ
مین یا بیان تعشق کا ہمراہ محارم کے جیسے ذکر امرد اور زن محرمہ کا یا بیان بادہ و شراب کا او
مدح قدح نوشی کے جسطرح کہ اکثر اشعار دواوین کے ان مضامین پر مشتمل ہوتے ہین یا
ذکر ہجر و وصال آشنا کا جس سے دل مین فتنہ برپا ہو یا ہجو اسلام و مسلمین کے یا مدح کفار و فساق
کی و نحو ذالک کہ یہ سب اقسام علی الاطلاق حرام یا مکروہ ہین بلکہ نظم پر کچھہ موقوف نہین ہے یہ
معانی اگر سیاق نثر مین بھی لکھی جائین تب بھی حکم اونکا یہی ہوگا جیسے کتاب بہار دانش
و کتاب حسن و عشق و فسانہ عجائب و بوستان خیال و نحوہا اس قسم کی کتابین خواہ نظم ہون
جیسے مثنوی میر حسن و قصہ گل بکاولی وغیرہا اور خواہ نثر ہون سب داخل لہو الحدیث
ہین اور قرآن پاک مین ذکر خریداری لہو الحدیث کا بطور مذمت کے فرمایا ہے اور اوسکو
سرمایۂ ضلالت ٹھیرایا ہے اسی طرح جو اشعار نعت مین لکھے گئے ہین اور اونمین مبالغہ
و اغراق و اطرا ازعمل مین آیا ہے وہ بھی مذموم ہین باعتبار قائل کے نہ باعتبار ممدوح کے
کہ قائل کو اوسقدر غلو مدح نبوی مین برخلاف حد شرع و حکم رسول کے کرنا زیبا نہ تھا
جسطرح کہ بعض اشعار قصیدۂ بردہ وغیرہ کا مضمون ہے یا بعض شعراء عجم نے زبان درازی
کی ہے فارسی یا اُردو مین یہ اسلئے کہ جناب رسالت صلعم نے اپنی تعریف بیجا سے منع
فرمایا ہے اور کہا ہے لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم فانما انا
عبدہ فقولوا عبد اللہ و رسولہ متفق علیہ من حدیث ابن عمر اسی طرح ایک

جماعت نے شرًا بالا خوانی نعت مین کی ہے اور حد سے تجاوز کیا ہے سو اس قسم کی نظم و نثر
دونون مذموم ہین پھر کسی نے ایسے مسائل جو کفر صریح ہوتے ہین جیسے وحدت وجود و نحو ہا
نعت کے پردہ مین ادا کئے ہین یہ شعر اقبح اشعار ہین الغرض جو شعر ایسے مضمون پر شامل ہو جو
شرعًا مکروہ یا حرام یا کفر یا شرک یا بدعت ہے تو وہ شعر قبیح ہوگا اور اسی طرح کے اشعار سے
پیٹ بھرنے کو بُرا کہا ہے اور اسی قسم کے شاعر کو شیطان ٹھیرایا ہے یہ لوگ شیاطین الانس ہین
حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت کا ایک حادی تھا انجشہ نام وہ خوش آواز تھا حضرت نے
اوس سے فرمایا رویدک یا انجشہ لا تکسر القواریر قتادہ نے کہا مراد اس سے ضعفہ نسا ہین
متفق علیہ یعنی اے انجشہ تو حدی نکر ان شیشونکو نہ توڑ اہل حدیث نے اس حدیث کو باب البیان
والشعر مین وارد کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونون امر مراد ہین کیونکہ حدی نظم و نثر دونون کو
محتمل ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورتون کے سامنے گانا یا شعر پڑھنا نہ چاہئے کیونکہ وہ ناتوان دل
ہوتی ہین ذرا سی خوش آوازی و شعر خوانی پر اندیشہ اونکے بہک جانے اور خاطر شکستہ ہونیکا
لگا رہتا ہے اب غربت اسلام کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ شعر کی کثرت اس درجہ تک پہنچی کہ ایک ایک
شاعر کا دیوان صدہا شعر سے گذر کر ہزارہا بیت تک پہنچا پھر کسی کا ایک دیوان ہے اور کسیکے چند
دیوان یہانتک کہ مرزا صائب کا دیوان لاکھہ شعر کا دیکھا گیا اس ہرزہ گوئی و اضاعت وقت کا کیا
ٹھکانا ہے اسی طرح مثنویات عاشقانہ کی کچہہ گنتی نہین ہے اسی طرح خرافات داستانہاے عجم
کی جیسے کتاب فردوسی طوسی ع

دلش گبر و جان گبر و گبرے زبان		زگبران بگبری زبان قصہ خوان

اسی طرح منثورات قصص عشق و فسق بے گنتی مروج ہوگئے ہین انکے مقابلہ مین تلاوت قرآن کی
اور ذکر رحمٰن کا بالکل بمنزلہ رجال و نسوان سے یکقلم مرفوع ہوگیا جس مرد و عورت بوڑھے

بچے کو دیکھو کوئی نکوئی قصہ و داستان عشق و حسن کا نظما نثراً لیئے پھرتا ہے مگر کبھی علوم شرع و احکام مسائل کو بھول کر بھی یاد نہین کرتا یہ حادثہ اسلام مین ایسا سخت ہوا ہے جسکے سبب سے ایک جہان تارک ہدایت ہو کر دشت ضلالت مین جا گرا اصلاح چھوڑ کر فسق مین مبتلا ہو گیا جو مال خریداری مین اس قسم کی کتابون کے صرف ہوتا ہے بی شبہ اوسکے ذریعہ سے جہنم مول لیجاتی ہے پھر ان کتابو نمین تصاویر اہل قصہ بھی چھپان و طبع ہوتی ہین یہ ایک دوسری بے برکتی و معصیت عمل مین آتی ہے انا للہ یہ کتب و دواوین و مثنویات بہ نسبت کتب دین کے صد ہا چند قیمت پر ہاتھون ہاتھ جاتی ہین اور کتب دین کو اگر مفت تقسیم کرو تو بھی کوئی نہین لیتا اور بعض لیتے ہین تو آگ مین جلا دیتے ہین اور بعض مطالعہ سے مانع ہوتے ہین اور بسبب انتصار سنت کے بدتر کتب داستان سے جانتے ہین یہ اگر کفر نہین ہے تو اسکے کبیرہ گناہ یا حرام ہونے مین تو کچھ بھی بحث نہین پہنچتی واللہ الہادی +

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک شیوع و استعمال تصاویر کا ہے ایسا گھر کوئی کم ہوگا جسمین تصویر موجود نہو گو براہ تعظیم یا بقصد عبادت اوسکو نرکھا ہو حالانکہ حدیث ابوطلحہ مین فرمایا ہے لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب و لا تصاویر متفق علیہ یعنی جس گھر مین کوئی کتا یا تصویر ہوتی ہے اوس گھر مین فرشتے رحمت کے نہین جاتے نووی نے کہا ہے کہ اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے ہر کلب و ہر صورت کو فرشتے ایسے گھرون مین آنیسے رُکتے ہین کیونکہ احادیث باب مطلق ہین انسے مراد عموم سے یہ ہے کہ خواہ دشمن کی تصویر ہو جیسے کسی صنم یا وثن کی یا کسی دوست خدا کی تصویر ہو جیسے کسی پیغمبر یا ولی یا عالم کے فرشتے رحمت کے کسی صورت مین بھی

اوس گھر مین نہین آتے ہین علما نے کہا سبب اسکا یہ ہے کہ تصویر ایک معصیت فاحشہ ہے اسمین
مشابہت ہوتی ہے ساتھہ خلق خدا کے اور بعض کی صورت معبود باطل کی ہوتی ہے عائشہ
کہتی ہین حضرت گھر مین کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے کہ جسمین تصویر ہوتی مگر اوسکو توڑ ڈالتے
رواہ البخاری ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون
متفق علیہ یعنی سب سے زیادہ عذاب انہین تصویر بنانیوالون کو ہوگا عوض ہر صورت کے
ہر تصویر ایک جاندار بنکر جہنم مین مصور کو عذاب کریگی قالہ ابن عباس رفعاً وھو متفق
علیہ حضرت نے کعبہ مین تصویر ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کو پاکر اپنے ہاتھہ سے توڑ ڈالا تہا
اس سے معلوم ہوا کہ تصویر اگرچہ کسی معظم محترم و مخدوم مکرم کی ہو تب بہی لائق شکست کے ہے
نہ لائق حرمت کے بعض جاہل ہمارے حضرت کی تصویر بناکر اپنے گھر مین رکہتے ہین اور اوسکی تعظیم
کراتے ہین یہ بہی ایک نوع بت پرستی کی ہے حضرت تو تصویر مٹانے کو آئے تھے نہ تصویر
بنوانے کو مگر ان بددینون نے خود اونہین کی تصویر خیالی کسی کاغذ یا کتاب وغیرہ اشیاء پر بنا
ڈالی انا للہ علاوہ اسکے رواج تصویر کا اس زمانہ مین یہان تک عام ہوگیا ہے کہ دنیا کی کوئی شئے
ایسی معلوم نہین ہوتی ہے جسمین تصویر موجود نہو یہانتک کہ کہانے پینے کی چیز مین بہی بہر
لباس و مرکب و مکان و دیگر اشیاء مستعملہ انسان کا کیا ذکر ہے مانا کہ گناہ اسکا اونپر ہے جو تصویر
کش ہین اور جنکے پاس یہ اشیاء مصورہ ہوتی ہین وہ کچہہ اونکی تعظیم نہین کرتے کہ عاصی ٹہیرین
لیکن اتنا تو ضرور ہی ہے کہ جس گھر مین شئے تصویردار موجود ہوگی وہان فرشتے رحمت کے نہ آوینگے جب
گھر آثار رحمت سے بے رحمت خالی رہا تو اب بجز عذاب و عقاب اور کیا امید بہبودی کی باقی رہی
حالانکہ ممکن ہے کہ اگر اہتمام کیا جائے تو گھر تصویر سے خالی رہسکتا ہے اور جو شئے سریع البذل ہے
اوسکو جلد صرف مین لاکر فنا کردے تاکہ زیادہ بقا تصویر کا گھر مین نہو مزید غربت اسلام یہ ہے کہ نام

کے امیر مسلمان اور آسودہ حال لوگ عمداً اپنے گھرون کو تصاویر ہر نوع سے آراستہ کرتے ہین اور
بڑی زینت اسکو جانتے ہین کہ چند ملوک وامراء وزنان حسین وغیرہم کی تصاویر محلات کے در و دیوار
پر لٹکتے ہون اور لوگ آکر سیر و تماشا کرین اور واہ واہ و آفرین کی صدا ہر طرف سے بلند ہو حالانکہ وہ گھر
شرعاً بتخانہ سے کچھ کم نہین ہوتا ہے مسلمان کو درست نہین کہ ایسے گھر مین رہے بسے اور اگر جائے
توچاہئے کہ ساری تماثیل کو توڑ کر برابر کر دے اگر قدرت پائے ورنہ جانے سے باز رہے ۵

	مومن ہین تو پھر نہ آئین گے ہم		بتخانہ چین ہے گو ترا گھر	

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک مفاخرت و عصبیت ہے حالانکہ حدیث عیاض بن حمار مجاشعی
مین فرمایا ہے ان اللہ اوحی الیّ ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی
احد رواہ مسلم یعنی اللہ نے مجکو یہ سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری و نیازمندی اختیار کرو
کوئی شخص کسی پر فخر و ناز نکرے اور نہ کوئی کسی پر باغی و ظالم ہو یہ دلیل ہے ترک مفاخرت پر
ولہذا حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت کو یا خیر البریہ کہا تھا آپنے فرمایا ذاک ابراہیم
رواہ مسلم یعنی خیر خلائق ابراہیم خلیل علیہ السلام تھے نہ مین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات صحیح
تھی لکن ظاہر مین اوسکو براہ تواضع و دفع وہم مفاخرت پسند نفرمایا اسی طرح ایک حدیث
مین یہ فرمایا تھا کہ تم مجکو یونس بن متی پر فضیلت ندو سو جب سید المرسلین خاتم النبیین
شفیع المذنبین صلعم اسطرح پر اپنے حق مین برتاؤ کرین اور اپنی مدح بیجد سے ممانعت فرماوین کہ
لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم الخ تو پھر کسی اور امتی کی کیا ہستی ہے
گو وہ کتنا ہی بڑا صاحب رتبہ کیون نہو کہ اپنی تعریف آپ کرے یا اپنے آبا و اجداد پر ناز ان

وشادان ہوہ یہ بلا سب سے پہلے امرا مین آئی تہی پہر علما و فقرا کی اولاد مین بہی آگئی کوئی اپنے
باپ کا ثناخوان ہے باپ کو ولی اللہ جانتا ہے کوئی اپنے پیر کا مداح ہے پیر کو اپنا دستگیر سمجہتا
ہے حالانکہ یہ سب خیالات ابطل باطلات ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لینتھین اقوام
یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انماھم فحم من جھنم اولیکونن اھون علی اللہ
من الجعل الذی یدھدہ الخراء بانفہ ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ
الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء انماھو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم و
آدم من تراب رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی وہ اقوام جو اپنے باپ دادون پر فخر کرتے
ہین جو کہ مرچکے ہین وہ اس فخر کرنیسے باز رہین کیونکہ اونکے وہ باپ دادے جہنم کا کوئلہ ہین
یا اوس گبریلے کیڑے سے جو غلیظ کو اپنی ناک سے لڑکاتا پہرتا ہے زیادہ تر اللہ کے نزدیک خوار
و ذلیل ہین اللہ نے تمسے نخوت و مفاخرت جاہلیت کو دور کردیا اب تو یہی دو قسم کے آدمی
ہین مومن پرہیزگار یا فاجر بدبخت سب آدمی آدم کے بیٹے ہین آدم مٹی سے بنے ہین یہ
حدیث دلیل ہے حرمت و معصیت ہونے پر فخر بالآبا کے اور اسکو عادت جاہلیت کی بتایا
ہے اور یہ بہی سنادیا ہے کہ جنپر تم ناز کرتے ہو اونکی حقیقت نزدیک خدا کے اسی قدر ہے
کہ وہ جہنم کے کوئلہ ہین اگر کافر تھے یا خوار تر جعل سے ہین اگر عاصی ناری تھے پہر ایسون
پر جنکا انجام یہ ہو فخر کرنا کیا سب انسان ایک ہی انسان کی نسل ہین ایک ہی ماں باپ سے پیدا
ہوئے ہین پہر ایک کا اعلی ہونا اور دوسرے کا ادنی ہونا یعنی چہ مطلب یہ ٹہیرا کہ نسب کی راہ
سے تو کسی کو کسی پر کچہہ بہی فخر و ناز کرنا نہین پہنچتا ہے کیونکہ نسب مین سارے بنی آدم برابر
و یکسان ہین رہا حسب سو اوسکی تقسیم فقط دو نوع پر ہے ایک یہ کہ ایماندار پرہیزگار ہو تو وہ
اچہا ہے دوسرے یہ کہ بدبخت بدکردار ہو تو وہ برا ہے اس سے زیادہ کوئی امتیاز نہین ہوسکتا ہے

اِس بلا رعام ادار اعضال سے اسلام مین سخت غربت آگئی ہے شرفا جاہل کسی کو اپنے برابر نہین
جانتے اگرچہ خود بے علم و بدلیاقت ہوتے ہین اور غیر اونکا صاحب علم و دیانت ہوتا ہے بلکہ عامۂ
مسلمین کا سلام کرنا تک اونکو ناگوار گذرتا ہے کہتے ہین کہ کیا یہ ہمارے برابر کا ہے جو بندگی و آداب
بجا نہین لاتا اور سلام کرتا ہے حالانکہ غیر خدا کو بندگی بجالانا اور تعظیم عظیم سے پیش آنا شرک و کفر محض
ہوتا ہے مسلمان سب ایک دوسرے کے بھائی ہین آپسمین سلام مسنون الاسلام نکرین تو کیا
کرین المومنون اخوۃ عامۂ امت کو جانے دو خود قرآن مین ہود و صالح و شعیب انبیا
علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی فرمایا ہے اور اخاهم هودا و اخاهم صالحا کہا ہے
اور حدیث عائشہ مین رفعاً آیا ہے اکرموا اخاکم رواہ احمد سو جبکہ اللہ و رسول درمیان
انبیا اور جملہ مومنین کے اخوت کو ثابت کرین اور عُبّیت جاہلیت سے منع فرما دین اور دار مدار
سعادت و شقاوت کا ایمان و فجور پر رکھین نہ نسب و غرور پر تو پھر وہ دوسرا شخص کون ایسا
ہے جو آپ کو بہتر اور غیر کو بدتر سمجھکر دعوی نسب یا مفاخرت بالا بائ کرے اور پھر آپ کو
مسلمان بھی سمجھے اور اس نسب کے لئے تعصب سے پیش آئے اور اپنی قوم کا حامی بنے
حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذى
ردى فهو ينزع بذنبه رواہ ابو داؤد یعنی جو کوئی اپنی قوم کی مدد کسی امر ناحق
پر کرتا ہے اوسکی مثال اوس اونٹ کی سی ہے کہ کنوئے مین گر گیا ہو اور پڑا دم ہلاتا ہو یعنی
یہ نصرت کچھہ کام اوسکے نہ آئیگی جسطرح دم مارنا اونٹ کو اندر کنوئے کے کچھہ نافع نہین
ہوتا ہے واثلہ بن الاسقع نے حضرت سے پوچھا تھا کہ عصبیت کیا چیز ہے کہا ان تعين
قومك على الظلم رواہ ابو داؤد یعنی مدد کرنا قوم کا اونکے ظلم پر اخوان رؤسا

جب ظلم کرتے ہین اور کوئی اونکا مدعی یا مستغیث ہوتا ہے تو امیر اونکی فریاد نہین سنتا یا پورا
انصاف نہین کرتا بلکہ اپنی ہی قوم کا طرفدار بنجاتا ہے اس صورت مین گویا خود بھی ظالم ہو جاتا
اور جو سزا جزا ظلم کی ہے وہ اسکو بھی ملیگی یہ اگر سمجھتا تو معلوم کر لیتا کہ اس طرفداری وحمایت مین میرا
دین دوسرے کی دنیا کے لئے ناحق برباد ہوا اور مین ستمگر ٹھیرا اس سے بڑھکر اور کیا حماقت ہوگی
کہ دوسرے کی دنیا کے لئے اپنا دین کھوئے گناہ بے لذت اسی کا نام ہے اگر حق
مین اخوان کے انصاف کرتا تو ساٹھہ برس کی عبادت سے زیادہ اجر پاتا ولہذا حدیث جبیر بن مطعم
مین فرمایا ہے لیس منا من دعا الی عصبیۃ رواہ ابو داؤد یعنی وہ ہم مسلمانو نمین
سے نہین ہے جو ناحق کی طرفداری کی طرف بلائے اس کلمہ کو تین بار فرمایا پھر فیصلہ اس بحث
کا حدیث عقبہ بن عامر مین یون کردیا انسابکم ھذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم
بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی
کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان
یعنی یہ نسب تمہارے کچھہ عیب وعار کسی پر نہین ہین تم سب آدم کے پوتے ہو جیسے ایک صاع
مثل دوسری صاع کے ہوتا ہی تم ہرگز اوسکو لبریز نہ کرسکوگے کسی کو کسی پر کچھہ فضل نہین ہے مگر
دین وتقوی سے کافی ہے آدمی کو اتنی برائی کہ وہ بدزبان گالی بکنے والا کنجوس ہو مین کہتا ہون
اللہ تعالی نے بھی قرآن مین دار مدار فضیلت وکرامت کا اسی تفاوت پر رکھا ہے کما
قال سبحانہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم بالجملہ وجود اس مفاخرت وعصبیت کا
اس امت مین خصوصًا اس کثرت وشدت سے کہ ایک جہان اس خبط علو نسب ونحوہ مین گرفتار
ہے دلیل ہے غربت اسلام پر یہ اسلام اس زمانہ مین عنقا وکیمیا ہو گیا ہے مسلمانان درگور
و مسلمانی در کتاب ❊

فصل ۹

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک ابطال احکام و ترک حدود جنایات کا ہے امت اسلام مین حالانکہ یہ حدود مثل فرائض عبادات کے واجب عین ہین جیسے حدِّ سرقہ حدِّ زنا بکر و محصن حدِّ خمر حدِّ قذف حدِّ ردت حدِّ قتل حدِّ قطاع الطریق وغیر ذالک ان حدود کے موقوف ہو جانے کو ایک عمر دراز گزر گئی ہم حکومت غیر اسلام کا شکوہ کیون کرین کہ وہان یہ حدود نہین جاری ہین یا اونہون نے اونکے نفاذ کو روکدیا ہے ہم یہی نہ کہین کہ جہان کہین پانسو برس ہجرت کے بعد سے حکومت اسلام کی تہی وہان بہی پابندی ان حدود احکام کی مشاہدہ نہوتی تہی فتور سخت اجرای ان حدود مین کماحقہ واقع تہا اور وجہ اوسکی یہی تہی کہ ملوک و سلاطین کے اخوان و امرا مرتکب حدود کے ہوتے تہے اور اونپر حدود کا جاری کرنا مشکل پڑتا تہا اسلیئے عوض حدود کے دوسرے قوانین نکالے گئے جیسے تاوان جرمانہ قید حوالات و نحوہا سو یہ بلا بہی اصل مین جاہلیت سے آئی ہے اور بدعت قدیم اہل کتاب ہے کیونکہ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے انما اهلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد الحديث متفق علیہ یعنی اگر شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی غریب کرتا تو اوسپر حد جاری کرتے یہی کام اونکا موجب اونکے ہلاک کا ہوا اسی طرح ترک کرنیسے حدود کے اسلام غریب ہوگیا ہے اور مسلمان ذلیل و خوار ہو گئے نوبت اس غربت کی یہانتک پہنچی کہ خاص حرمین شریفین مین بہی حدود جاری نہین ہین پہر کسی اور جگہہ کا کیا ذکر ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✤ جب تک اسلام مین حکام اسلام پابند اجرای حدود اسلام رہے تب تک

شوکت وصولت اسلام روز افزون رہی سامنے دبدبہ دین کے پتّہ اعدا دین کا پانی ہوتا تھا
جب مسلمانون نے عیش مین پڑکر دین کے کامون مین سستی وغفلت بلکہ چشم پوشی اختیار
کی اللہ نے اعدا اسلام کو اونپر مسلط کر دیا اور جو رہی سہی عزت باقی تھی وہ بہی سب سلب کرلی
اب اس زمان آخر مین سب سے کم درجہ وحقیر وکمزور وبے دولت ومال یہی فرقۂ اسلام ہے دکان
امراللہ تعالی اعلم وبعض اہل علم نے لکہا ہے کہ بڑا باعث غربت کا اس امت اسلام مین بہی
تعطل حدود واحکام کا ہی ہے جسکے سبب سے ایک وہن عظیم رکن دین مین آگیا اور ایسا صدمہ پہنچا کہ
اب اصلاح اوسکی بدون وجود مہدی ونزول عیسوی کے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے واللہ اعلم
وعلمہ احکم

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک رواج پیری ومریدی کا سفہا اہل اسلام مین ہے مین یہ نہین
کہتا کہ بیعت قرآن وحدیث سے ثابت نہین ہے بلکہ سنت ہے لکن جسطرحپر اوسکا ثبوت ہے
وہ شکل مسنون تو مفقود ہوگئی ہے اور اوسکی جگہہ صورت مبتدعہ قائم رہی یعنی وہ امور جنپر
وجود بیعت کا کتاب وسنت مین ہوا ہے جیسے بیعت کرنا ترک شرک یا کبائر ذنوب پر مثل
زنا وسرقہ وقتل اولاد وافترا وکذب وبہتان کے یا ترک سوال وعدم فرار پر معرکۂ کفار سے اون
امور کی بیعت تو کوئی نہین کرتا اور نہ لیتا ہے بلکہ بیعت عرفی واسطے تحصیل مقامات باطن اور
حصول نسبت کے ہوتی ہے سو اسطرحکی بیعت کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہین ہے
بلکہ ترقی مدارج باطن صحابہ کی بسبب عمل صالح واخلاص قلب وصدق مقال واکل حلال کے
خود بخود ہوجاتی تہی اب جس مرید سفیہ کو دیکہو وہ بیعت کرتے ہی شیخ بنجاتا ہے

اور منتظر معراج کا ہوتا ہے اور طریق اتباع سے نفرت ظاہر کرنے لگتا ہے تو یہ بیعت واسطے اوسکے
سبب شقاوت کی ہوئی نہ موجب سعادت کی یہ بدعت ضلالت پیری و مریدی عرفی کی پانسو
برس بعد ہجرت سے حادث ہوئی ہے اور اس پردہ مین ٹھگون نے اسلام کی حکومت و سلطنت
برباد کرادی اور ایک جہان کو ایمان سے پہیر کر ملحد بنادیا طریقت کو شریعت سے جدا ٹہیرا کر لاکھون
غریبون کا ایمان لے لیا اور اونکا مال بطور حرام کے نوش جان فرمایا اس دوکانداری کے دام مین ایک
عالم پہنس گیا اور شیطان نے بہت سے مولوی ملاؤن کو بہی دہوکا دیکر عابد غیر اللہ بنادیا اور شغل
برزخ و تصور شیخ و ربط القلب بالشیخ و نحوہا مین لگادیا سوا اون علما کے جو عارف کتاب و سنت تہے
اکثر لوگ پہندے مین ان لصوص دین کے آگئے اسلئے کہ ابلیس لعین نے اخلاص کو جسکے برابر
کوئی شے اسلام مین نہین ہے پردہ ریا و خدیعت مین ظاہر کیا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون اللہ و رسول کا اگر یہ وعدہ نہوتا کہ ایک گروہ اہل حدیث کا ہمیشہ حق پر قائم اور
مخالفین پر غالب رہیگا تو کوئی کسر ابطال دین اسلام مین ان حضرات نے اوٹہا نرکہی تہی
یہ فریب سب سے بڑہ کر ہوتا ہے کہ دنیا کو بپردہ دین مین کمائے اور دجال مہدی بنکر ظاہر ہوا ایسی
ہی جگہہ بڑے بڑے عقلمند بہک جاتے ہین اور سوا علماء کتاب و سنت کے کوئی دوسرا انکے مکرو
زور و فریب کو نہین پہنچ سکتا ایک قوم نے صدہا سال سے اسی فقیری و شیخی و دینداری
ظاہری کو اپنا رزق ٹہیرایا ہے جب کسیطرح کی لیاقت علمی و عملی واکتساب کی اپنے اندر نہ پائی
تو یہ دوکانداری ایجاد کی یہی پیشہ انکے مرید بہی کرتے ہین اور اسکو کمال ولایت و تمام کرامت
سمجہتے ہین واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یہ طریقہ کسب معاش کا کسی صحابی
و تابعی سے ہرگز ماثور نہین ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور *

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک ترک قتال وجدال فی سبیل اللہ ہے بعد شیوع اسلام کے اقطار ارض مین اہل اسلام نے غزو سے تقاعد کلی کرلیا اور بجای اوسکے قتال وفساد حرب وفتنہ کو قائم کیا یہ فتن ومحن ہمیشہ روی زمین پر دیکھے سُنے جاتے ہین اور ہزارون لاکھون آدمیون کا نقصان جان ومال کا ہوتا ہے اور کشمکش قید وقتل وحبس دوام وجلا وطن وغیرہ کی وقوع مین آتی رہتی ہے لکن کوئی ایک لڑائی بھی موافق شرع کے سُنی دیکھی نہین گئی جو کوئی سر برآوردہ ہوتا ہے اور اولوالعزمی ظاہر کرتا ہے مقصد اوسکا ملک گیری یا تحصیل معاش یا توسیع رزق اہل وعیال واخوان ہوتا ہے نہ اللہ وشرع رسول ولہذا حدیث ابوموسی مین آیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا تہا ای رسول خدا کوئی آدمی واسطے غنیمت کے قتال کرتا ہے اور کوئی واسطے ناموری کے اور کوئی واسطے بہادری کے انمین سے کسکا لڑنا راہ خدا مین ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ متفق علیہ یعنی لڑنا راہ خدا مین اوسی شخص کا ہے جو کہ اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو سو وجود اس قتال کا سنہ پانسو ہجری کے بعد سے کما حقہ ثابت نہین ہوتا جسقدر معصر کے ملوک اسلام کے کتب تواریخ مین لکھے ہین وہ سب باواز بلند پکار کر یہی بات کہتے ہین کہ یہ حرب وضرب نہ غزو ہے نہ جہاد بلکہ ایک فتنہ ہے اور فساد سو جب اصل بات یہ نکلی تو اب اسلام مین اگر غربت نہین آگئی ہے تو پہر کیا وجہ اس استغراب عظیم کی ہے ایسے ہی امور کے تغیر وتبدل سے مسلمان غریب ہوکر رہگئے اسلام نے سبکو سلام کیا اور کہا ع کان ما کان بیننا وسلام علیکم اسپر طرہ یہ ہے کہ یہ جہوٹے جہادی آپکو مستحق اون فضائل وبشارات کا سمجھتے ہین جو کہ حق مین

شہدا فی سبیل اللہ کے آئے ہین کیونکہ کتاب اللہ و سنت مطہرہ مناقب جہاد و مجاہدین سے لبریز ہے
لکن تحقق اون معانی کا موقوف ہے وجود صحیح جہاد پر سو یہ ایک خواب و خیال ہے مدت دراز سے
یہانتک کہ علماء اسلام نے قتال و حرب تیمور لنگ کو دائرۂ جہاد شرعی سے خارج بتایا تھا
پھر آجکل کے جہاد کا کیا ذکر ہے کہ اب سارے قیود و شروط یکسر مفقود و ناموجود ہین ہ

عنقا شکار کس نشود دام باز چین	کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

فصل ۱۲

منجملۂ اسباب غربت اسلام کے ایک شیوع نفاق کا ہے درمیان اہل اسلام کے حدیث ابی ہریرہ مین
فرمایا ہے نشان منافق کی تین ہین اگرچہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور یہ دعوی یا اعتقاد کرے
کہ مین مسلمان ہون جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امین
بنایا جائے تو خیانت کرے رواہ مسلم ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے اربع من کن فیہ
کان منافقا خالصا و من کان فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق
حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم
فجر متفق علیہ یعنی چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین وہ چارون ہونگی وہ منافق خالص
ہوگا اور جب کسی مین ایک خصلت ہوگی اوسمین وہی ایک خصلت ہے یہانتک کہ اوسکو ترک
کردے جب امانت رکھا جائے خیانت کرے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے
جب جھگڑے تو گالی بکے مین کہتا ہون منافق دو طرح پر ہوتے ہین ایک وہ جو باطن مین کافر
ظاہر مین مسلمان ہون حضرت کے وقت مین اسی نفاق کی بہت کثرت تھی تمام قرآن مین ذکر
اسی نفاق کا آیا ہے اور انہین کے حق مین یہ فرمایا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل

من النار یہ نفاق کفر سے بھی بدتر ہے اِسی لئے جزا اوسکی سب سے نیچے کا طبقہ قرار پایا کیونکہ کافر
مجاہر بالکفر ہوتا ہے ہر کوئی اوسکو کافر جانتا ہے بخلاف منافق کہ اوسکو مسلمان سمجھ کر آدمی
دہوکا کہا جاتا ہے دوسری نوع نفاق کی وہ ہے جو اس حدیث مین مذکور ہوئی اسکو نفاق
عملی کہتے ہین یعنی وہ شخص باطن وظاہر مین مسلمان کلمہ گو تو ہے لکن ان خصائل بد مین مبتلا ہے
اِسکو بہی حضرت نے بصورت اجتماع ہر چہار خصلت کے منافق خالص ٹہیرایا ہے یہ وعید نہایت
درجہ سخت و درشت ہے ولہذا بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد اس سے اعتقاد استحلال ہے
اور ہو سکتا ہے کہ یہ خصائل اربع کسی مومن مین بالخصوص بروجہ اعتقاد جمع نہون لکن میرے
نزدیک یہ تاویل صحیح نہین ہے اِسلئے کہ مومن اعتقاد استحلال کا تو ہرگز نکریگا خصوصًا بعد
اون احادیث کے جو کہ مذمت مین ہر ایک خصلت کے اون خصائل مین سے جدا جدا بکثرت آئی
ہین لکن بوجہ محبت دنیا و تحصیل مال اور استحصال جاہ کے ایسے اعمال ضرور اوس سے صادر ہوتے
ہین سو جب ان اعمال پر مصر رہیگا اور تائب نہوگا تو گویا نفاق اوسکا خالص و قوی ٹہیر اسہر حال
رواج ان خصائل نفاق کا غالب اہل اسلام مین اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ بڑے بڑے اکابر
و اہل علم و فقیر بہی اوس سے بچ نہین سکتے ہین بہر حال و عوام کا کیا ذکر ہے کہ اونکا تو پیشہ
یہی ہے کہ رات دن جہوٹ بولین عہد کر کے بدل جائین گالی گلوچ کیا کرین بہپکر لڑین امانت
مین خیانت کرتے رہین ریاست کے اہلکارون کو جسنے دیکہا ہے یا اخوان امارت کی صحبت جسکو
نصیب ہوئی ہے اوسکو تجربہ نفاق خالص کا بخوبی حاصل ہے رہے عامہ مردم سو اونکے
نفاق و خلاف سے تو ہر کوئی واقف ہوتا ہے ان خصائل کے رواج نے اور بہی رہی سہی رونق
اسلام کی برباد کر دے اور تخم غربت کا زمین ایمان مین بو دیا انا للہ بلکہ نوبت غربت کی اس حد
تک پہنچ گئی ہے کہ جو شخص یہ کام نہین کرتا ہے اوسکو اوسیکے مسلمان بہائی احمق و نادان

سمجھتے ہین اور بیوقوف وسفیہ ناتجربہ کار کہتے ہین اور منافق خالص کو عقلمند ہوشیار کارگزار معاملہ فہم مقدمہ شناس جانتے ہین اس عکس القضیہ نے اس غربت کو اور بھی زیادہ زینت ورونق بخشی ہے اب اگر اسپر بھی ہر مسلمان مومن خالص ہے اور آپکو صائم ومصلی سمجھکر دعوی اسلام کا رکھتا ہے توجگہہ روسنے کی ہے *

فصل ۱۳

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک عدم مبالات ہے ساتھہ اموال حرام کے حدیث ابو ھریرہ مین فرمایا ہے یاتی علی الناس زمان لایبالی المرء ما اخذ منه امن الحلال ام من الحرام رواه البخاری یعنی ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کو کچھہ پروا اس بات کی نہوگی کہ اوسنے جو کچھہ لیا ہے وہ حلال ہے یا حرام مین کہتا ہون یہ زمانہ ایک مدت دراز سے آگیا ہے بڑے بڑے مدعی دینداری وخداپرستی ووضعداری کے اس بلا مین مبتلا ہین حالانکہ حلت وحرمت اشیاء حلال وحرام کی روشن ہے کچھہ مخفی بھی نہین ہے کہ دہوکے سے اکل مال حرام مین گرفتار ہو جاتے ہون بلکہ مشتبہات کو تو حلال طیب جانتے ہین اور حرام کو رزق سمجھکر بے تکلف کہاتے کہلاتے ہین حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے کہ حلال کہلا ہوا ہے اور حرام کہلا ہوا انکے بیچ مین دہوکے دہڑی کی چیزین ہین جنکو بہت سے لوگ نہین جانتے سو جو کوئی اون مشتبہ چیزون سے بچا اوسنے اپنے دین وآبرو کو بچا لیا اور جو کوئی شبہات مین پڑا وہ حرام مین جا گرا الحدیث متفق علیہ اس حدیث کی شرح بسیط ہے جسکو دلیل الطالب مین لکہا ہے اور جتنے انواع اموال حرام وباطل کے ہین اونکا ذکر نام بنام رسالہ سعۃ المجال مین کیا ہے اب ہر شخص اپنے مال وکسب کو رسالہ مذکور پر عرض کرکے معلوم کرلے کہ اوسکی کمائی کیسی ہے

اوراوسکا رزق کہان سے حاصل ہوا ہے اگر حلال ہو تو اللہ کا شکر تہ دل سے بجالائے اور اگر
رزق حرام ہو تو اللہ سے ڈر کر توبہ کرے اور شتبہ سے محترز رہے اسلئے کہ عدم اجتناب شبہ سے ڈر
حرام مین گر نیکا ڈر لگا ہوا ہے حلال کا حساب شبہ پر عتاب حرام پر عقاب ہوگا اگر حرام مذکور سے احتراز
نکریگا تو پہر جہنم سے بچنے کی بہی امید نرکہے اسلئے کہ جو گوشت مال حرام سے اوگتا ہے وہ لائق
آگ ہی کے ہوتا ہے اور ایسے حرامخوار کی دعا بہی قبول نہین ہوتی حدیث ابی ہریرہ مین
رفعاً آیا ہے کہ ان اللہ طیب لایقبل الا طیبا وان اللہ امر المومنین بما امر به
المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالیٰ یا
ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر
اشعث اغبر یمد یدیه الی السماء یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه
حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم یعنی
اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے ناپاک کو قبول نہین کرتا اوسنے مومنین کو وہی حکم دیا
ہے جو رسولون کو دیا ہے کہ مال حلال و رزق طیب کہاؤ اچھے کام کرو پہر حضرت نے ذکر
ایک شخص کا کیا کہ وہ لنبا سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلودہ رہتا ہے ہاتہ طرف آسمان کے
اوٹہا کر رب رب پکارتا ہے حالانکہ اوسکا کہانا حرام ہے اور پینا حرام اور کپڑا حرام اور غذا
حرام اب کہو اوسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل صریح ہے حلت مال طیب اور حرمت
مال حرام پر اور اس بات پر کہ جسکی غذا حرام ہے وہ محروم الاجابت ہوتا ہے ولہذا حدیث ابن مسعود
مین فرمایا ہے لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منه فیقبل منه ولا ینفق منه
فیبارک له فیه ولا یترکه خلف ظهره الا کان زاده الی النار ان اللہ لا یمحو السیئی
بالسیئی ولکن یمحو السیئی بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث رواہ احمد وشرح السنة

یعنی جب کوئی بندہ مال حرام کما کر صدقہ دیتا ہے تو وہ قبول نہین ہوتا یا خرچ کرتا ہے تو اوسمین برکت
نہین ہوتی ہے اور اگر چھوڑ جاتا ہے تو جہنم کے لئے توشہ ہوتا ہے بدی بدی کو نہین مٹاتی بلکہ
نیکی بدی کو مٹاتی ہے ناپاک سے ناپاک محو نہین ہوتا مطلب یہ ٹھیرا کہ مال حرام سے بجز نقصان
وانجام بد کے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا ہے جامع مال خبیث آخر کو جہنم مین جاتا ہے جابر
کا لفظ مرفوعاً یہ ہے لایدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کا
النار اولی بہ رواہ احمد والدارمی والبیہقی یعنی جو گوشت حرام سے اوگتا ہے
وہ بہشت مین نجائیگا ہر گوشت جو کہ حرام سے بڑہا ہے آگ اوسکی مستحق تر ہے باقی رہی یہ
بات کہ اموال حرام کون کون سے مال ہین اور اموال حلال کون کون سے سو تفصیل اسکی اسجگہ
گنجائش نہین کرسکتی ہے رسالۂ سعۃ المجال شامل ہے اس تفصیل پر اوسکی طرف رجوع کرنا
ضرور ہے مثلاً بیوع فاسدہ سب محرم ہین اسی طرح مال چوری غصب عاریت خیانت کا اسیطرح
مال رشوت وسود کا اسی طرح مہر بغی وحلوان کاہن اور مال رہزنی وغارتگری کا اسیطرح وہ
مال مکسوب جو کسی فعل حرام کی وجہ سے حاصل ہو جیسے رقص وسرود وآلات لہو ولعب و
ثمن کلب وسنور وخمر وکسب حجام وثمن دم وتصویر واجرت وشم ونمص وقیمت اصنام
وخنزیر ومردار ونحو ذالک بالجملہ انواع اموال محرمہ کے بہت ہین اور سب اموال ناجائز کا
ایک ہی حکم ہے لکن اہل اسلام نے اس معاملۂ خاص مین نہایت درجہ کی مسامحت روا رکہی
ہے اور کچہہ بہی پروا رزق جائز وناجائز کی نکر کے اللہ کا ڈر اپنے دلون سے نکال ڈالا ہے
یہانتک کہ ہزار نفر مین ایک آدمی بہی اب ایسا نظر نہین آتا ہے کہ اوسکو اہتمام رزق
حلال کا ہو حالانکہ اللہ کے یہان سوا حلال طیب کے کوئی نفقہ مقبول نہین ہوتا پہر جو لوگ
کہ مال حرام سے زکوٰۃ نکالتے ہین یا صدقہ دیتے ہین یا او روجوہ خیر مین اوسکو صرف

کرتے ہین جیسے بناء مسجد یا مدرسہ یا خانقاہ یا گنبد یا کنوین کی چاہ یا عمارت مہمانسرائے آیا اجرای نہر یا
اطعام فقراء و نحو ذلک یا وقف مصاحف یا نشر کتب یا نذر و نیاز خدا تو وہ پورا استحقاق جہنم کا واسطے
اپنے جمع کر لیتے ہین اسلئے کہ اول تو وہ کسب ہی سرے ہی سے حرام تہا پہر اب اوس حرام کو
حلال کی جگہہ صرف کیا اس خیال سے کہ وہ حرمت دور ہو جائیگی سو دور تو نہوئی لکن ایک عقاب
بالای عقاب اور ثابت ہو گیا حدیث مین آیا ہے کہ راشی و مرتشی و رائش آگ مین جائین گے
راشی کہتے ہین رشوت دینے والے کو اور مرتشی کہتے ہین رشوت لینے والے کو اور رائش
وہ جو بیچ مین پڑ کر رشوت دلاوی یہ سب مستحق دوزخ کے ہین پہر جسنے اپنا مال رشوت وغیرہ کا
کسی اچہے کام مین صرف کیا تو گویا وہ اللہ سے استہزاء کرتا ہے اب اگر اوسکو دو چند عقوبت کا
سزاوار کہا نہ جائیگا تو کیا وہ مال لائق قبول کے ٹہیریگا ہرگز نہین اللہ تعالی سوای اہل تقوی کے
کسی کے عمل کو قبول نہین کرتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین اور متقی کا وصف حدیث
عطیہ سعدی مین یہ ارشاد کیا ہے کہ لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا بأس
بہ حذرا لما بہ بأس رواہ الترمذی و ابن ماجۃ یہ بحث اوس مومن کے حق
مین ہے جو شرک سے پاک ہے اور جو کوئی با وجود ایمان کے آلودہ شرک بہی ہے تو اوسکا
مال اگر حلال طیب بہی ہوگا تب بہی کوئی عمل اوسکا قبول نہوگا اس زمانہ مین ایسے لوگ
کم ہین جو شرک خفی سے محفوظ ہون بلکہ یہ تو وہ وقت ہے کہ کہلم کہلا پیر پرستی گور پرستی
تقلید پرستی کرتے ہین اور معہذا آپکو مسلمان جانتے ہین اسلئے کہ نماز روزہ پر قائم ہین
فسبحان اللہ وبحمدہ حدیث عبد اللہ مین فرمایا ہے طلب کسب الحلال فریضۃ
بعد الفریضۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی رزق حلال کا کمانا بعد فرضیت
نماز روزہ زکوۃ حج کے فرض ہے اوس شخص پر جو اپنے نفس کی قوت کا محتاج ہو یا کسی

اور کی معونت اسکے ذمہ پر ہو جیسے اہل وعیال حلال سے مراد غیر حرام متیقن ہے اسمین مشتبہ
بھی آگیا کیونکہ تنزہ شتبہ سے داخل احتیاط ہے نہ فرض اور جن لوگون کا نفقہ دوسرون پر
ہے اونپر یہ وجوب نہیں ہے رافع بن خدیج کہتے ہین حضرت سے پوچھا تہا کون سا کسب اطیب ہے
فرمایا عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد یعنی ہاتھہ کی مزدوری یا پاک لین
دین جو کہ شرعاً فاسد وخبیث نہو ہاتھہ کے عمل مین زراعت کتابت خیاطت قصارت تجارت
وہر قسم کی صناعت داخل ہے بیع مین ہر طرح کا بیع وشرا شامل ہے جیسے تجارت بانواعہا اس
حدیث سے جواز حرفہ وبیع کا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رزق جو کہ ان ذرائع سے حاصل ہوتا
ہے اطیب ارزاق واحل مکاسب ہے وللہ الحمد حدیث مقدام بن معدیکرب مین فرمایا ہے
ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد
علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری بیان مین شرف حرفہ کے
رسالہ رفو الخرقہ نافع ہے

فصل ۱۴

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک رواج شرک اکبر واصغر کا ہے امت اسلام مین شداد بن
اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت
یارسول اللہ اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا
قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم
صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب
الایمان یعنی مجھے ڈر ہے اپنی امت پر شرک اور چھپی شہوت کا مینے کہا کہ کیا آپکی امت

بعد آپ کے شرک کریگی فرمایا ہان سنلے وہ کچھہ سورج چاند پتھر بت کو نہ پوجین گے لکن اپنے
عملون کو دکھائین گے اور چھپی شہوت یہ ہے کہ کوئی شخص صبح کو روزہ دار اوٹھیگا اوسکے
سامنے کوئی شہوت آئیگی وہ روزہ چھوڑ دیگا یہ حدیث دلیل ہے وجود شرک و شہوت خفی
پر اور ریا کو اسجگہ شرک ٹھیرایا ہے یہ شرک اصغر ہے اور شرک اکبر وہ ہے جو قرآن مین
مشرکین سے نقل کیا ہے محمود بن لبید کا لفظ رفعاً یہ ہے ان اخوف ما اخاف علیکم
الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ ما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد
والبیہقی یعنی بڑا ڈر مجکو تمپر چھوٹے شرک کا ہے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا ریا ہے معلوم ہوا
کہ ریاکار حکم مین مشرک کے ہے اور ریا کا شرک ہونا منصوص سنت ہی ابوسعید خدری
کہتے ہین حضرت آئے اور ہم مسیح دجال کا ذکر کرتے تھے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس چیز
کی جسکا ڈر مجکو تمپر مسیح دجال سے بہی بڑہ کر ہے ہمنے کہا ہان فرمایا شرک خفی آدمی کہڑے ہو کر
نماز پڑہتا ہو پہر اوس نماز کو زیادہ پڑہے اسلئے کہ کوئی شخص دیکھہ رہا ہے رواہ ابن ماجۃ
یہ بطور مثال کے فرمایا ورنہ ریا کچھہ اسی صورت خاص مین منحصر نہین ہے ریا کا ڈر دجال سے
اسلئے بڑہ کر ہوا کہ دجال کے لئے ظاہر مین نشانیان مقرر ہین اوسکو اہل علم پہچانتے ہین
اور ریا ایک نہایت مخفی چیز ہے ولہذا بعض مشائخ نے کہا ہے ادراک الریاء اصعب
من دبیب النمل فی اللیلۃ الظلماء علی الصخرۃ الصماء السوداء یعنی معلوم کر لینا
ریا کا چونٹی کی چال سے اندہیری رات مین سیاہ ٹھوس پتھر پر بہی دشوار تر ہے
مین کہتا ہون دقائق ریا کے ایسے مخفی ہین کہ بڑے بڑے عالم و صاحب دل اوسمین دہوکا
کہا جاتے ہین پہر عوام کا کیا ذکر ہے غزالی وغیرہ نے اگرچہ بہت سی صورتین ریا کی
بیان کی ہین لکن پہر بہی استیعاب و استقرار نہ کیا کچھہ بیان ریا کا رسالہ لسان العرفان

مین اور کچھ کتاب زواجر ابن حجر مین بھی آیا ہے حضرت نے حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے
ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجہ والبیھقی یعنی ذراسی بھی ریا شرک ہوتی ہے پھر
بڑی ریا کا کیا ذکر ہے اور حدیث شداد بن اوس مین کہا ہے من صلی یرائی فقد اشرک
ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواہ احمد
یعنی جسنے نماز پڑھی دکھانیکو وہ مشرک ہوا اور جسنے روزہ رکھا دکھانے کو اوسنے شرک کیا
اور جسنے صدقہ دیا دکھانے کو وہ مشرک ہوا معلوم ہوا کہ یہ ریا ہر عبادت مین ہوتی ہے
بدنی ہو یا مالی ایسے عمل کا اجر اللہ کے یہان نہین ملتا ہے ابو سعد بن ابی فضالہ رفعاً کہتے
ہین کہ جب اللہ دن قیامت کے جسمین کچھ شک نہین ہے سب لوگون کو جمع کریگا تو ایک پکارنے
والا پکاریگا من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند
غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد یعنے جس کسینے کسی
عمل للہ مین کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا ثواب اوسی غیر اللہ سے مانگے کیونکہ اللہ سب شرکا مین
شرک سے غنی تر ہے یہ مضمون بہت سی حدیثون مین آیا ہے یہ حدیثین دلیل ہین اس بات
پر کہ عمل صالح وعبادت خدا آمیزش ریا سے شرک ہو جاتی ہے اور قرآن سے ثابت ہو چکا
ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہین بخشیگا تو گویا ریا کار مغفرت سے محروم ٹہیرا لکن ریا کے مراتب
ہین اور ریا کبھی قبل عمل کے اور کبھی اثناء عمل مین اور کبھی بعد عمل کے عارض ہوتی ہے
اور ہر مرتبہ کا حکم جدا گانہ ہے اہل علم نے علاج ریا کا علم وعمل دونون سے بتایا ہے سب سے
آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے حسنات کو ایسا چھپائے جیسے کوئی اپنے سیئات کو چھپاتا ہے
شرک کے ستر درہین اونمین سے ایک در یہ ریا بھی ہے اِسکو شرک اصغر وشرک سرائر کہتے
ہین رہا شرک اکبر سواوسکے ذکر کرنے کی اسجگہ کچھ حاجت نہین ہے اِسلئے کہ واسطے ایضاح

انواع شرک کے رسائل مستقلہ تالیف ہو چکے ہین فی الحال رسالہ مختصرہ الفکاک نام بہت نافع واقع ہوا ہے منجملہ اشراک خفی کے ایک گور پرستی پیر پرستی شغل برزخ تصور شیخ مزید عقیدت ساتھہ پیر طریقت کے وصف پیر بالاے حد جائز اخبار غیب اعتقاد قدرت شفاء مریض و اغنار فقیر و رد غائب و نحو ذلک ہے اللہ پاک کی صفات واجبیہ و خاصہ مین کوئی سی بہی صفت کیون نہو کسی کو شریک کرنا شرک صریح و کفر بواح ہوتا ہے خواہ انبیاء کو شریک کرے یا ملائکہ کو یا شیاطین انس و جن کو یا اولیاء اللہ کو شرک کا ہر جگہہ ایک ہی حکم ہے جب سے اسلام غریب ہو گیا ہے خلق کے ایمان مین بہی ضعف عظیم آگیا ہی یہانتک کہ مسلمان انواع شرک جلی و خفی مین مبتلا ہین اور اون اشراک کو شرک نہین جانتے اسی لئے اونکو شرک سے توبہ نصیب نہین ہوتی بلکہ اوس شرک کو اخلاص ایمان و قوت تقوی و حسن عقیدت جانکر افعال شرکیہ کو مثل اعمال صالحہ کے بجالاتے ہین اللہ تعالی اسلئے انکے حال کی خبر پہلے سے دیدی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یہ عموم اقسام شرک کا ایک بڑا باعث ہے غربت اسلام بلکہ ذہاب ایمان کا +

فصل ۱۵

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک حدوث ہے بدع کثیرہ کا امت اسلام مین یہ بدعت دو طرح پر ہے ایک وہ بدعہ ہین جنکی خبر حدیث ابن عمر مین رفعاً یون آئی ہے تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی رواہ الترمذی ذکر ان بہتر فرقون کا رسالہ کشف الغمہ مین آیا ہے اور شیخ جیلی رح نے غنیۃ الطالبین مین وغیرہ نے غیرہ ان فرقون کی بدعت اعتقاد مین تہی کہ ہر ایک

فرقہ نے ایک عقیدہ اپنا خلاف سنت کے اختیار کیا تھا دوسرے وہ بدع ہین جو اس زمانہ آخر
مین اسی فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے اندر حادث ہوئے ہین اور اکثر بیوقوف لوگ آپ کو
سنی سمجھکر اون بدع کا استحسان کرتے ہین معہذا اپنے اعتقاد وعمل کو آلودگی بدعت سے منزہ جانتے
ہین اور جسقدر احادیث ذم بدعت ومبتدعہ مین بشدومد تمام آئی ہین اونکا محل ہفتاد ودو ملت غیر
اہل سنت کو اعتقاد کرتے ہین اپنی جان کو مصداق اون اخبار کا نہین ٹھیراتے حالانکہ احادیث
ذم بدعت مین کسی فرقہ مبتدعہ خاص کا نام نہین آیا ہے اگرچہ عہد مشہود لہا بالخیر مین بعض فرق
مبتدعہ کا حدوث ہوچکا تھا جیسے حدوث خوارج کا روبروی آنحضرت صلعم کے اور حدوث
قدریہ کا زمانہ ابن عمر مین اور حدوث رافضۂ غالیہ کا سامنے جناب امیر علیہ السلام کے بلکہ
عموماً مذمت بدعت کی فرمائی ہے اور اختلاط اہل بدعت سے تحذیر کی ہے سو جب مفہوم بدعت کا
کسی قوم مین پایا جائیگا خواہ فرقۂ ناجیہ مین ہو یا طوائف ناریہ مین تو وہ قوم بقدر اپنی بدعت
کے مبتدع ٹھہر کر مصداق احادیث مذکورہ کی ہوگی بدعت وہی امر تازہ بتازہ نو بنو ہوتا ہے
جو کہ دین مین داخل نہ تھا اور اوسمین مخالفت سنت مطہرہ کی لازم آتی ہے ولہذا حضرت نے
محدثات کو شر امور اور ہر بدعت کو ضلالت اور ہر ضلالت کو نار مین فرمایا ہے اور حدیث
ابو ہریرہ مین کہا ہے من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من
تبعہ لا ینقص ذلک من آثامھم شیئا رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ یعنی جو کوئی
کسی شخص کو طرف کسی ضلالت وبدعت کے بلاتا ہے اوسکو اوتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ
کہ اوسکے تابعین کا ہوتا ہے چاہیے کہ اس سے کچھ گناہ اونکے کم ہون تو یہ نہین ہوتا عبد اللہ
بن مسعود کہتے ہین خط لنا رسول اللہ صلعم خطا ثم قال ھذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا
عن یمینہ وعن شمالہ وقال ھذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعو

الیہ وقرء وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم
عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد والنسائی والدارمی
یعنی حضرت نے ایک لکیر کھینچی اور کہا کہ یہ اللہ کی راہ ہے پھر اوسکے داہین بائین اور لکیرین بنائین
اور فرمایا کہ یہ رستے ہین ہر رستہ پر انمین سے ایک شیطان طرف اوس رستہ کے بلاتا ہے پھر یہ
آیت پڑھی کہ میری سیدھی راہ یہ ہے تم اسی پر چلو اور راہون پر نہ چلو کہ اس راہ سے بھٹک جاؤ
یہ وصیت ہے تمکو شاید تم ڈرو۔ اس حدیث مین یہ بات سمجھائی ہے کہ توحید و سنت کا فقط ایک
رستہ ہے اور بدعت کے بہت رستے ہین اور ہر مبتدع داعی ایک شیطان ہے جو راہ راست
حق سے گمراہ کرنا چاہتا ہے غضیف بن حارث ثمالی کا لفظ رفعا یہ ہے ما احدث قوم
بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ
رواہ احمد یعنی جب کوئی قوم کوئی بدعت نکالتی ہے تو مثل اوسکے سنت اوٹھ جاتی ہے اسلئے
سنت کا پکڑنا بدعت کے نکالنے سے بہتر ہے لفظ سنت مین صغیر و قلیل سنت داخل ہے جیسے
زندہ کرنا آداب خلا کا یعنی مطابق سنت کے طریقہ استنجے کا سکھانا یہ افضل ہے حسنہ عظیمہ سے
جیسے رباط یا مدرسہ کا بنانا قالہ فی المرقاۃ اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی
حنفی رحمہ اللہ تعالی نے بڑی انصاف کی تقریر دلپذیر لکھی ہے جسکا حاصل یہ ہوتا ہے کہ سنت
اگرچہ حقیر ہو اوس سے دل مین نور آتا ہے اور بدعت اگرچہ حسنہ ہو اوس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے
یہانتک کہ نوبت رین و طبع و ختم کی آجاتی ہے عیاذا باللہ انتہی حاصلہ مین کہتا ہون
بعض علما نے جو بدعت کو طرف سیئہ و حسنہ وغیرہا کے تقسیم کیا ہی یہ تقسیم خود ایک بدعت ہے
جسکے سبب سے سنت مرتفع ہوگئی یعنی سنت کا یہ حکم تھا کہ کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ
ضلالۃ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ عن العرباض بن ساریۃ

اور حدیث جابر مین فرمایا تہا شر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة رواہ مسلم اور حدیث
عائشہ مین کہا تہا من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد متفق علیہ سو آب
اس تقسیم سے یہ کلیہ ٹوٹ گیا تو یہ بات حسان کی صحیح ہوئی کہ ما ابتدع قوم بدعة فی دینہم
الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیامة رواہ الدارمی
اور یہی مضمون حدیث غضیف سے رفعاً عنقریب گزر چکا ہے اب فرقۂ ناجیہ اپنے عقائد واعمال
کو ان احادیث پر عرض کرکے نظر انصاف سے دیکھے کہ کس قدر سنن اونمین سے مرتفع ہو گئے
ہین اور کسقدر بدعات کا رواج ترقی پذیر ہے معہذا انکار کرنا انکا اپنی ابتداع سے یعنی چہ ملا علی
قاری حنفی نے بدعات حرمین کو ایک رسالہ مستقل مین جمع کیا ہے اور ابن الحاج نے بدعات
صوفیہ کا حال کتاب مدخل مین تفصیل وار لکہا ہے اور ابن شامہ نے کتاب الحوادث والبدع
بنائی ہے اور کسی قدر بدعات تصوف کو شیخ احمد سہرندی نے مکتوبات مین رد کیا ہے یہ سب
اہل علم واصحاب حل جو راد بدع ہین اسی فرقۂ ناجیہ مین تہے اور اپنے ہی فرقہ کی بدعات کو اونہون نے
رد کیا ہے اسی طرح حنابلہ داخل اہلسنت ہین اونہون نے بدعات عقائد کو خوب چہانا ہے
اور اغلاط اشعریہ وماتریدیہ کو کہ وہ بہی اہلسنت و فرقۂ ناجیہ مین داخل ہین بیان کر دیا ہے
یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بدعت کو کچہہ خصوصیت ساتہہ بہتر فرقہ ضالہ کے نہین ہے بلکہ
وجود ابتداع کا اس فرقۂ ناجیہ مین بہی ثابت ہے اس فرقہ نے جب سے عمل کرنا جملہ ما انا
علیہ واصحابی پر ترک کر دیا تب سے انکے اندر بہی بدعت گہس گئی اتنے اور بہتر فرق
گمراہ سے صرف اتنا تفاوت باقی ہے کہ وہ موسوم باہل بدعت ہین جیسے خارجی رافضی
مرجی معتزلی قدری جبری وغیرہا اور انکے لئے کوئی نام منجملہ بدع کے مقرر نہین ہے یہ
ہنوز سنی کہلاتے ہین اگرچہ رواج بدعت کا انمین بہی ہو گیا ہے اور شیطان نے کہ انسان

کا عدو مبین ہے انکو بہی قالب استحسان مین پہانس کر راہ سنت سے گمراہ کردیا ہے ورنہ اس حدوث سے پہلے یہ لوگ مصداق حدیث ابوسعید خدری تہے کہ حضرت نے فرمایا ہے من اکل طیبا وعمل فی سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة رواہ الترمذی بلکہ بدعت کا جیکنا ناحق ہے اب تو فرقۂ ناجیہ مین سواج رسوم ورسم شرک کا بہی بخوبی ہوگیا ہے پیر پرستی گور پرستی رائی پرستی تقلید پرستی قانون پرستی تدبیر پرستی نے ایک جہان کو اپنے دام مکر مین پہانسکر صراط مستقیم ایمان سے گمراہ کردیا ہے **ف** فرقۂ ناجیہ باتفاق اہل علم عبارت ہے اہلسنت وجماعت جماعت عبارت ہے گروہ حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنابلہ سے انہین مین حق دائر ہے انکا اختلاف اصول عقائد مین بارہ مسئلون سے اور فروع مسائل مین چارسو مسئلون سے زیادہ نہین ہے وہ بہی مشابہ نزاع لفظی الا ماشاء اللہ اسی وجہ سے یہ سب ایک فرقۂ اہل سنت قرار پایا ہے پہر بعض علما نے انکے اختلاف مین تطبیق دی ہے شعرانی رح نے میزان مین قاعدہ تشدید وتخفیف کا نکال کر سب کو ایک نفس واحد ٹہیرادیا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجة اللہ البالغہ مین درمیان مسائل عبادات ومعاملات کے باہم حنفیہ وشافعیہ کے توفیق بخشی ہے امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رح نے عجیب سعی مشکور فرمائی کہ سارے اصول وفروع اہل سنت وجماعت کو ادلہ ونصوص کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر عرض کیا جو مذہب موافق دلیل کے راجح وقوی پایا اوسکو ثابت رکہا جسکو خلاف دلیل کے پایا یا ثبوت اوسکا دلیل ضعیف سے معلوم کیا اوسکو جدا بیان کر کے مجروح ٹہیرادیا اور جو مذاہب ایسے تہے کہ اونکی بنیاد رای مجرد وقیاس بحت پر تہی اور کوئی برہان شرعی یا قاعدۂ اصول فقہ اوسکی شہادت نہ دیتا تہا اونکی تضعیف وتزئیف کردے یہ کام اس امت مین ان سے پہلے کسی نے اس طرز خاص واسلوب شایستہ پر انکے وقت تک نہین کیا تہا واللہ یختص برحمته من یشاء یہ گویا مصداق اوس حدیث صحیح کے ٹہیرے جسمین

حضرت نے یہ ارشاد کیا ہے الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان رواہ مسلم
وللہ الحمد جس قدر احیاء سنت انکے دست و زبان و قلم سے ہوا شامل اوسکے اس زمانہ آخر
مین دوسرے شخص سے معلوم نہین ہے یہ مجدد تھے سنہ ۱۳ ہجری کے قطر یمن مین سید احمد بریلوی مجدد
سنہ ۱۳ ہجری اقلیم ہند جب حج کو گئے اور اخبار احیاء شوکانی پر مطلع ہوئے تو مولوی عبدالحی وغیرہ نے
بتحریر خطوط بکمال شوق و ادب و سفارت کی راہ سے سند تالیفات شوکانی کی حاصل کی اور بعض
مؤلفات اونکی ہمراہ اپنے ہندوستان مین لائے یہ قصہ عبداللہ خان علوی رحمہ شاگرد مولانا اسمعیل
دہلوی نے اپنی کتاب منہج سدید مین چشم دیدہ لکھا ہے منجملہ اونکے تین رسائل مینے اپنے گھر کے
کتابخانہ مین پائے جنکو والد مرحوم نے بکمال شوق نقل کیا اور کتابت کرایا تھا ایک فوائد مجموعہ
دوم درر بہیہ سوم التحف والارشاد پھر بعد ایک عمر دراز کے اللہ نے مجھہ ضعیف حنیف ظلوم جہول
کفار پر احسان عظیم فرمایا کہ مجکو اکثر مؤلفات جناب شوکانی رحمہ کی بیسر آئی زر خطیر صرف کرکے ملک
یمن و بلدہ صنعاء و زبید و حدیدہ سے منگوائی اور تلامذہ اونکے شاگردان خاص سے نصیب ہوا ولہ الحمد
والمنۃ ہر چند مین ابتداء شعور سے موحد سنی تھا اور مطابق کتاب تقویۃ الایمان و تنبیہ المسلمین و راہ
سنت و ہدایۃ المؤمنین کے عقیدہ رکھتا تھا اور بعد تکمیل تحصیل رسمی کے ضعف تقلید کا اور قوت
اتباع کی بہی مجہپر واضح ہوگئی تہی لکن بحکم حدیث من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ مجہپر
اداکرنا احسانات و افاضات امام ربانی جناب شوکانی نقشبندی رضی اللہ عنہ وارضاہ کا بہی
واجب ہے اسلئے کہ سب سے زیادہ نفع مجکو انہین کی مؤلفات شریفہ و مجامیع کریمہ سے حاصل ہوا
اور اللہ نے دین مین وہ فہم عطا فرمایا جسپر ایک جماعت اقران کو حسد ہے اور سلیقہ استنباط
وکیفیت استدلال کا بخوبی طوع ید ہوگیا اور امتیاز قوی و ضعیف حال و قال کا حاصل ہوا اور
حقیقت اصول و فروع علم شرع کی مکشوف ہوگئی اور ماہیت تقلید و اتباع کی اعمال مین

اور حقیقت شرک و توحید کی عقائد مین بخوبی مشہود ہوگئی کہ اب ما فوق اوسکے متصور نہین ہے
لو کشف الغطا ما ازددت یقینا معہذا مین کچھ اپنے دین مین مقلد کذائی و متبع اصطلاحی
اون کا نہین ہون اور نہ اونکے اجتہاد و رای کو حجت سمجھتا ہون اور نہ اونہون نے میرے علم مین
کسی جگہہ اجتہاد نادرہ کیا ہے بلکہ وہ تو سبتین دلیل و منقح برہان و موفق ادلہ و مبلغ کتاب و سنت
تھی پس بس ولہذا جس جگہہ اونہون نے اتفاقاً شاذاً نادراً کوئی مسئلہ بنیاد پر کسی دلیل ضعیف کے
لکھا ہے اوس جگہہ مینے اونسے موافقت نہین کی جسطرح کہ بعض مسائل مین مینے خلاف شیخ الاسلام
ابن تیمیہ و حافظ ابن القیم و امثالہما کا کیا ہے مثل مسئلہ فناء نار وغیرہ کے یہ اسلئے کہ مین کسی کا
مقلد عرفی نہین ہون بلکہ تابع دلیل ہون اور حق ہر کبیر سے اکبر ہوتا ہے اگرچہ اس خلاف مین اعتقاد
میرا یہ ہے کہ مجکو بسبب قصور فہم کے اونکے مبلغ علم و مذاق استنباط تک رسائی نہین ہوئی ہے کچھ
یہ بات نہین ہے کہ اس وجہ سے مین بڑھ گیا ہون اور معاذاللہ وہ گھٹ گئے ہون ہرچند کوئی
عالم معصوم نہین ہوتا ہے بلکہ تفاضل علم و درجہ کا ہر فرقہ اہل حق مین ثابت ہے کیا انبیاء کیا
صحابہ کیا تابعین کیا مجتہدین کیا محدثین کیا فقہاء کیا صوفیہ کیا علماء راسخین ولا یزالون مختلفین
الا من رحم ربک ولذلک خلقہم لکن سلف کو خلف پر فضل تقدم و تحری و تقوی کا بہرحال
ثابت ہے نحن نحن وھم ھم مجکو بموجب خبر مخبر صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امید ہے
کہ دن قیامت کے یہ علماء جنکی طرف اشارہ گذرا مثل تاج عامہ علماء امت ہونگے اور ایک جہان
جمہور علماء و اولیاء کا اونپر رشک کریگا یہ آفتاب و ماہتاب ہونگے اور بقیہ مسلمین مثل عامہ
نجوم اسلئے کہ جسقدر احیاء سنت و اماتت بدعت و اطفاء نار ضلالت و انارت نور نبوت انکی
اور انکی امثال و اقران کی جد و جہد و سعی و ہمت سے ہوا مثل اوسکے کسی ولی کبیر یا شیخ عظیم یا عالم
فقیہ یا مجتہد رامی سے نہین ہوا حضرت نے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے من تمسک

بسنتی عند فساد امتی فله اجر مأیة شهید رواه البیهقی فی کتاب الزهد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مراد فساد است سے غلبۂ بدعت وجہل ہے قالہ فی المرقاۃ یہ اجر تو فقط تمسک بالسنہ پر مترتب ہوا کہ کوئی خود اوسپر عامل ہے جسطرح کہ حدیث انس مین بہی فرمایا ہے من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی رہا احیار سنت کا سو حدیث بلال بن حارث مین رفعاً آیا ہے من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن عمرو بن عوف رفعا سو یہ وصف انہین ائمہ حدیث وسلف سنت اور اونکی اتباع وتلامذہ مین تہا لا غیر اللہم احشرنا فی زمرتہم ربنا آمین

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک غلبہ حبّ دنیا کا ہے اہل اسلام پر قاطبۃ وکافۃ الا من رحمہ اللہ تعالی حالانکہ یہ حبّ سر ہے ہر خطا کا اور قرآن وحدیث مشحون ومملو ہین ذم دنیا سے اور عادت اللہ کی یون جاری ہے کہ جب کوئی قوم دنیا کو مقدم کرتی ہے تو دین اون کے پاس سے رخصت ہو جاتا ہے حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فآثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی یعنی جسنے دوست رکہا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان پہنچایا اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکہا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان پہنچایا اپنی دنیا کو سو اختیار کرو تم باقی کو فانی پر مین کہتا ہون زمانہ خلافت راشدہ کے بعد سے اگرچہ میل خاطر اہل اسلام کا طرف دنیا کے ہو چلا تہا لکن اب فقط دنیا ہی لوگون کا دین ٹہر گیا ہے مسلمانی اور نام اسلام کا اوسوقت تک زبان پر جاری ہے

جبتک کہ دنیا کا فائدہ یا نقصان سامنے نہین آتا ہے اور دین سے تعرض نہین ہے اور جس جگہہ دنیا
و دین کا مقابلہ پڑ جاتا ہے تو وہان دنیا ہی اختیار کیجاتی ہے دین رہا تو کیا اور نہ رہا تو کیا یہ غربت
جو بسبب اس محبت دنیا کے شامل حال اسلام ہوئی ہے اصل اصول جملہ اسباب محق و انواع غربت اور لاحق
سخت عبرت کے ہے اگر دنیا محبوب نہوتی تو پہر کوئی ایسا بیوقوف نہین ہے جو آخرت کی سی شئے
کا نقصان روا رکہتا کیونکہ آخرت اگر سفال باقی ہوا اور دنیا جوہر فانی تب بہی کوئی عاقل اس جوہر کو
اوس سفال پر ہرگز اختیار نکریگا لکن ابلیس کا بڑا جال واسطے گرفتاری اہل دین کے یہی تزئین
دنیا ہے جسکے حق مین حضرت نے بروایت ابو ہریرہ یون فرمایا ہے کہ الا ان الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ
یعنی دنیا ملعون ہے اور جو کچہہ دنیا مین ہے وہ بہی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور عالم اور طالب علم
سہل بن سعد کا لفظ یہ ہے لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا
منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ یعنی اگر دنیا نزدیک خدا کے برابر ایک
پر پشہ کے بہی ہوتی تو اللہ کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی بہی اوسمین سے نہ پلاتا لکن وہ تو مردار سے
بہی زیادہ تر خوار ہے اسی لئے کافرون کو زیادہ دی ہے اور اونکی جنت مقرر کی ہے اور مومن
کے لئے قید خانہ ٹہیرایا ہے ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر
رواہ مسلم مند احب سے اہل اسلام نے دنیا کو جنت سمجہکر دانتون سے پکڑا ہے اور شہوات ولذات
مین غرقاب ہو گئے ہین تب سے اسلام بالکل غریب ہو گیا ہے حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے
ایک مردار بچہ گوسفند کو دیکہکر فرمایا تہا واللہ للدنیا اہون علی اللہ من ہذا علیکم رواہ
مسلم اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی
یعنی بندہ اشرفی و روپیہ کا ملعون ہے یہ اسلئے کہ بندگی روپیہ پیسے کی دلیل ہے حب دنیا پر اور

محبت دنیا کی مہلک ہے ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ
متفق علیہ یعنی دوزخ شہوتون مین اور بہشت مکروہات مین محجوب ہین نووی نے کہا اسکے یہ
معانی ہین کہ جنت تک پہنچنا بے اسکے نہین ہو سکتا ہے کہ انسان احتمال و ارتکاب مکروہات
کا کرے اور مصیبتون اور بلاؤن پر صابر رہے اور دوزخ مین جانا بے اسکے نہین ہوتا کہ لذات و
شہوات کو پورا کرے اسی لیئے جنت و نار ان پردون کے اندر ہین جسنے اس پردہ کو پہاڑ ڈالا وہ
مقصود تک پہنچا سو ہتک حجاب جنت اقتحام مکارہ سے ہوتا ہے اور ہتک حجاب نار ارتکاب
شہوات سے مکارہ مین کوشش کرنا اندر عبادات کے اور مواظبت کرنا طاعات پر اور صبر کرنا شہوات
سے و نحو ذلک داخل ہے اور جن شہوات مین آگ چھپی ہوئی ہے مراد اون سے شہوات محرمہ قلب
و قالب ہین جیسے شراب خواری زناکاری عشقبازی و غیبت و حسد و کبر و غضب وغیرہ انتہی حاصل
مین کہتا ہون عبادات بہ نسبت ذنوب کے کمتر ہین یعنی تعداد مین ذکر اونکا رسالہ محاسن الاعمال
مین کیا گیا ہے اور کتاب مکارم الاخلاق بھی اونپر شامل ہے اور معاصی گنتی مین بہ نسبت طاعات
کے زیادہ ہین باطن کے کبائر ۷۰ ہین اور ظاہر کے چارسو ایک پھر گناہ اندرونی بدتر و سخت
تر ہین گناہ جوارح سے ابو ہاشم بن عتبہ کہتے ہین حضرت نے ہمسے اقرار لیا اور فرمایا کافی ہے تمکو
جمع مال سے ایک خادم اور ایک مرکب راہ خدا مین رواہ احمد و اھل السنن اور حدیث
عثمان مین فرمایا ہے لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ
و ثوب یواری بہ عورتہ و جلف الخبز والماء رواہ الترمذی یعنی آدمی کا حق
اسی قدر ہے کہ ایک جھونپڑا رہنے کو اور ایک لتا ستر چھپانے کو اور ایک ٹکڑا سوکھی روٹی کا کھانے کو اور پانی
پینے کو ہو حق کہنے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس سے زیادہ عیش اس استحقاق ذاتی کے سوا
ہوتا ہے جب حق سے زیادہ کوئی شخص لیگا تو ضرور ہے کہ اوسکا حساب بھی دن آخرت کے

دیگا کہ کہان سے لیا اور کہان صرف کیا تھا اوسوقت اوسکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجائیگا
ابھی تو حاجت سے زیادہ موجود ہے معہذا شکوۂ افلاس و تنگدستی کا سامنے ہر ایک مخلوق کے کر
ناشکر خدا بنتا ہے اور دین کو دیدہ و دانستہ اپنے ہاتھہ سے برباد دیتا ہے عبید اللہ بن محصن نے رفعاً
کہا ہے من اصبح منکم آمنا فی سربہ معافی فی جسدہ وعندہ قوت یومہ فکانما
حیزت لہ الدنیا بحذافیرھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب یعنی جسنے
صبح کی اور وہ اپنے نفس مین امن سے ہے اور اپنے بدن مین تندرست ہے اور اوسکے پاس
ایک دن کا کھانا ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے لئے جمع ہوگئی ہے اس زمانہ مین ہم کسی کو
نہین دیکھتے کہ اس درجہ سے کم قدر ہو بلکہ جس مفلس گدا فقیر کو دیکھوگے اوسکے پاس وہ چند
اس مقدار سے ہوگا لکن وہ اپنے دین سے محروم ہے اسلئے شاکی حالی رہتا ہے اگر اسلام اور اسکا
تازہ و تر ہوتا تو کبھی وہ بعد امن و عافیت جان و تن و قوت یک یوم کی آپکو محتاج نجانتا بلکہ یہ سمجھتا
کہ دنیا بھر کی دولت میرے ہی پاس ہے اسلئے کہ عافیت و امن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہین
ہے اور جب آج کا رزق موجود ہے تو کل کا رزق کل ملیگا اوسکا غم و اندیشہ آج کیون کیا جانے
یوم جدید و رزق جدید ہے

	شکوۂ رزق مکن ہیچ و تنگ حوصلگان		در گلو گریہ گرہ چون شود دانہ شمر

دنیا کی محبت نے اسلام کو بالکل غریب کر دیا اونکو کیا رونا ہے جو فی الواقع ضیق عیش مین ہین اور ایمان
و اسلام کی قدر نہین کرتے رونا تو اونپر ہے جنکے پاس ہزارون لاکھون روپیہ نقد یا سامان و متاع
حاجت سے زیادہ موجود ہے پھر بھی چشم طمع و حرص مال دراز رکھتے ہین اور کوئی خلاف واقع اپنی
قرضداری و زیر باری ظاہر کرکے تحصیل مال مین لگا رہتا ہے اور کوئی سوال حرام سے مال جمع کرتا ہے
اور کوئی دیگر وجوہ محرمہ سے واسطے انحضرت نے حدیث کعب بن عیاض مین فرمایا ہے ان لکل امۃ

فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی یعنی اس امت کا فتنہ یہی مال ہے اور ابن عباس
نے رفعاً کہا ہے لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا
التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ یعنی اگر آدمی کے پاس دو جنگل مال کے ہون
تو وہ تیسرا جنگل اور چاہے گا یعنی بسبب کمال حرص وطول امل کے نہین بہرتی آدمی کے
پیٹ کو مگر مٹی اور اللہ تائب کی توبہ قبول کرتا ہے ٥

یا قناعت پر کند یا خاک گور	گفت چشم تنگ دنیا دار را

مین کہتا ہون حضرت وصحابہ وتابعین نے جسطرح کی زیست ساتھ فقر وضیق رزق کے اس
دنیا مین کی تہی بیان اوسکا مع فضیلت فقر کے کتب حدیث مین آیا ہے معنداہ لوگ اوسکو
حاجت سے زیادہ سمجہتے تہے اونکے مقابلہ مین اسوقت کے مسلمان فقراگویا بمنزلہ ملوک وسلاطین
کے ہین بنظر کثرت رزق وجامہ وخانہ وخورہا کے لکن رات دن گدائی کرتے ہین اور سامنے ہر
مخلوق ذلیل کے تنگی رزق کے نالان رہتے ہین اور باوجود حرمت سوال اور عدم استحقاق
حال کے جمع مال حرام مین سرگردان ہین اب اگر یہ حالت پر دلالت عین غربت اسلام وندرت
قوت ایمان وفقدان احسان نہین ہے تو کیا ہے جو شخص آج یہ کہتا ہے کہ مین فاقہ سے ہون
اور میرے پاس کچہہ بہی نہین ہے فرضاً اگر اوسکے گہر مین چوری ہو جاتی ہے تو وہ سیکڑون
روپیہ کا مال چوری جانا بیان کرتا ہے اب کوئی اوس سے یہ پوچہے کہ تو تو فاقہ کش تہیدست
تہا اتنا مال کسطرح چوری گیا تو وہ کوئی جواب باصواب نہ دے سکیگا اگر اسلام اوسکے پاس ہوتا
اور ایمان قوی رکہتا ہوتا اور اللہ سے ڈر کر جہوٹ نہ بولتا تو یہ نوبت غربت اسلام کی کیون آتی
اور اللہ بے سبب اوسکو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہنچاتا اور تنگی سے کشادگی بخشتا ومن یتق
اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب لکن چونکہ اکثر خلق کو اللہ پر بہروسا

اور اوسکا ڈر نہین ہے اسلئے ذلت سوال وجمع مال حرام مین گرفتاری وخواری نصیب ہو رہی ہی
یہ ساری ذلتین جو مسلمانون کو ہوتی رہتی ہین اونکا سبب قوی یہی ہے کہ ان لوگون نے
اپنا دین چہوڑ دیا ہے اور مراسم ایمان کو طاق نسیان پر رکہکر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے جسکو
سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمانون پر ادبار ہے اور کفار کا اقبال کوئی کم بخت اتنا انصاف نہین
کرتا کہ یہ ادبار واقبال کسکے سبب سے ہے اور کس طرف سے ہے خود کردہ را چہ درمان تمنے کب
اللہ کو یاد رکہا کہ وہ تمکو یاد رکہے تم تو یہ چاہتے ہو کہ جو عیش کفار کو نصیب ہے وہ تمکو مفت مین
بے مشقت اسی جگہہ میسر آجائے اور وہان بسبب نام کے مسلمان ہونیکے بہشت بہی ملے
سو یہ خیر ہے اللہ ظالم نہین ہے عادل ہے اللہ نے جو دنیا کو کفار کے لیئے بہشت کر دیا ہے وہ
اسی لیئے کہ اونکا حصہ آخرت مین نہین ہے قل تمتع بکفرک قلیلا فانک من اصحاب النار
ولا یحزنک تقلبہم فی البلاد متاع قلیل ثم ماوا ھم جھنم سو اگر وہی دنیا تمہارے
حق مین بہی اسجگہ بہشت ٹہیر جائے تو پہر تم آخرت سے ہاتہہ دہو ڈالو بہشت تو آخرت مین جبہی
تمکو ملیگی کہ تم اسجگہ باوجود ہزار مکروہات وآفات وبلیات ومصائب ونوائب کے مراسم ایمان و
شعائر اسلام پر بموجب حکم خدا ورسول بلا کم وکاست ظاہرا وباطنا قائم ودائم رہکر کلمہ شہادت
پر دنیا کو چہوڑ دوگے اور قلت دنیا کا رنج تمہارے دلمین نہ آئیگا اور کسی کے گنج پر حسد نکروگے
اور مستادب بآداب شرع رہوگے اور اگر یہ بات نہین ہے تو پہر اسلام غریب ہے اور تم اسلام
سے بے نصیب ہو ٥

دنیا داری وآخرت می طلبی		این نازہ بخانہ پدر باید کرد	

حدیث مین آیا ہے کہ اللہ کا سودا مہنگا ہے اللہ کا سودا بہشت ہے دیکہو آدمی دنیا کے لیئے
کیا کیا مشقت محنت اوٹہاتا ہے جمع مال کے پیچہے اپنی جان کو مہالک مین ڈالتا ہے

پھر بھی دنیا اوسکو بقدر تمنا کے حاصل نہین ہوتی نعیم آخرت جسکے لئے کچھہ بھی اسنے محنت تکلیف نہین اوٹھائی ہے بھلا وہ کسطرح نرے نام کے مسلمان ہونیسے بے نیک کام کے ہاتھہ آئیگی جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ عقل سے خالی اور جہل سے مالی ہے ؛

فصل ۱۲

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک شیوع مظالم کا اور اتلاف حقوق عباد کا ہے حالانکہ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر اللہ الا شراک باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ودیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد فیما بینہم حتی یقتص بعضہم من بعض ودیوان لا یعبأ اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم وبین اللہ فذاک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی صحائف اعمال تین طرح پر ہین ایک وہ صحیفۂ عمل ہے جسکو اللہ تعالی نہین بخشتا ہے یہ شرک کرنا ہے ساتھہ اللہ کے اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ شرک کو نہین بخشتا ہے دوسرا صحیفۂ عمل وہ ہے کہ اللہ اوسکو نہین چھوڑتا یہ ظلم ہے بندون کا آپس مین یہانتک کہ بعض کا بدلا بعض سے لیگا تیسرا صحیفۂ عمل وہ ہے جسکی اللہ کچھہ پروا نہین کرتا وہ ظلم ہے بندون کا درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے سو یہ اللہ کے اختیار مین ہے چاہے عذاب کرے اور چاہے درگزر فرمائے یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ حقوق عباد کا مطالبہ و قصاص ایک امر ضروری ہے کوئی یہ جانے کہ بندون کے حق بھی توبہ کرنیسے سامنے خدا کے معاف ہوجاتے ہین تو یہ اوسکی غلط فہمی ہے اسلئے کہ اللہ کو اپنے حقوق کے معاف کرنے اور نکرنے کا اختیار ہے جسطرح ہر بندہ اپنا حق مانگ سکتا ہے اور چھوڑ سکتا ہے لیکن غیر کے حق کو اللہ تعالی معاف

نہ فرمائیگا جب تک کہ حقدار عفو نکرے یا بدلا نہ لے یہ اللہ کا کمال عدل ہے اگر یہ انصاف نہوتا
تو مظلومین اپنی فریاد کو نہ پہنچتے بیچارے یہان وہان دونون جگہہ مصیبت زدہ ٹہیرتے
خسر الدنیا والاخرۃ ہوتے حالانکہ سامنے اوسکے عدل کے یہ بات ظلم ہے اسلیے شرطا کبہ
حقوق عباد کا ضروری ٹہیرایا ہے تاکہ کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نرہے اسی جگہہ سے
حضرت نے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او
شئ فلیتحللہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ
منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ
رواہ البخاری یعنی جب کسینے اپنے بہائی مسلمان پر کچہہ ظلم کیا ہو آبرو مین یا کسی اور چیز
مین وہ آجکے دن اوس سے معاف کرالے قبل اسکے کہ اشرفی روپیہ کچہہ نہوگا اگر ظالم کا عمل
صالح ہوگا تو بقدر ظلم کے لے لیا جائیگا اور اگر اوسکے حسنات نہوئے تو مظلوم کے سیات لیکر
اوس ظالم پر لادے جائینگے مطلب یہ ٹہیرا کہ بندہ کا حق کسی صورت مین بہی ضائع نہ جائیگا
نیکی یا بدی سے بدلا ظلم کا کردیا جائیگا دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے اتدرون ما المفلس
قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم
القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال
ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ
قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ
مسلم یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ ہوتا ہے جسکے پاس
نہ روپیہ ہو نہ سامان فرمایا مفلس میری امت مین وہ شخص ہے جو دن قیامت کے
نماز روزہ زکوۃ لیکر آئیگا پہر کسی کو اوسنے گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت لگائی ہوگی

اور کسی کا مال کہا لیا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارپیٹ کی ہوگی پہر کسی مظلوم کو اوسکے
بعض حسنات دینگے اور کسی کو بعض دیگر اگر حسنات قبل حکم اخیر کے ہوچکین گے تو مظلومین
کی خطائین لیکر اوس ظالم پر ڈال کر اوسکو آگ مین جہونکدین گے تیسر الفظ ابوہریرہ کا رفعا
یہ ہے لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیامۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من
الشاۃ القرناء رواہ مسلم یعنی تم ادا کروگے حق حق والون کے دن قیامت کو
یہانتک کہ بدلا لیا جائیگا بے سینگ کے بکرے کا سینگ والی بکری ست ان حدیثون مین
تامل کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ مواخذہ حقوق العباد کا بہت سخت ہے خواہ متعلق مال
ہو یا جان یا آبرو بلکہ بنی آدم کے سوا حیوانات مین بہی مجازات وقصاصات حقوق یکدیگر
کے ہونگے اب اہل اسلام اپنے معاملات کا امتحان مقابلہ مین ان احادیث کے کرین اور
معلوم فرمائین کہ وہ حقوق عباد کو ادا کرتے ہین یا کلیۃً ضائع وبرباد دیتے ہین میرے
تجربہ مین تو یہ بات ہے کہ شاید سوحق مین ایک حق بہی کوئی کسی کا ادا نہین کرتا ہے
الا من رحمہ اللہ ہمنے تو یہی دیکہا سُنا ہے کہ اولاد مان باپ کا بجای حقوق عقوق
کرتی ہے والدین کچہہ پروا حقوق اولاد کی نہین رکہتے شوہر تارک حقوق زوجہ ہے
زوجہ حقوق زوج سے لاپروا ہے پہر جبکہ ایسے رشتہ مشتبک مین حال اضاعت حقوق
شرعیہ کا یہ ہے تو دوسری قرابت والون اور ہمسایون اور اصحاب وغیرہم کے حقوق کا
پاس ولحاظ بہلا کون کریگا ایک تقسیم میراث کی ہے موافق فرائض خدا کے سو وہ زمانۂ
دراز سے مثل شرع منسوخ کے ہوگئی ہے گہر مین علماء وفقراء وفقہاء کے ترکہ بموجب سہام
کتاب وسنت کے تقسیم نہین ہوتا ہے اور اہل حقوق اپنے حصص سے محروم رہجاتے ہین
جو کوئی گہر مین بڑا یا زبردست ہوتا ہے وہ سارے مال متروک پر قابض بنجاتا ہے

پھر جب کسی جگہہ اتفاقاً قسمت میراث کی ہوتی ہے تو اوسمین عدل کامل ملحوظ نہین رہتا پھر کوئی
اولاد ذکور کو مستحق جانتا ہے اور اناث کو محروم رکھتا ہے اور کوئی ازواج کا حصہ ترکہ نہین دیتا
حالانکہ سب حقوق عباد مین یہ حق میراث کا اقدم واہم ہے کیونکہ دارمدار خانہ داری واوقات
بسری کا اسی معاش پر ہوتا ہے اور اسکے ضائع کرنیسے جہنم واجب ہوجاتی ہے یہی حکم جور فی الوصیت
کا ہے بیان حقوق والدین وحقوق اولاد مین رسالہ اسعاد العباد نافع ہے اور رسالہ حقیقۃ الاسلام
قاضی ثناراللہ پانی پتی اس باب مین تحریر جامع ہے واسطے ایضاح حقوق جملہ عباد کی تالیف
مستقل چاہیے اسلئے کہ حقوق خدا معدود ہین اور حقوق عباد کثیر الوجود جیسے حق سلطان ورعیت
وحق سید ومملوک وحق اقارب علی اختلاف انواعہم اور جیسے حق مہمان اور حق ہمسایہ اور حق
اہل محلہ واہل بلد واہل اقلیم وحقوق معاملات بیع وشرا ونکاح وعتاق واجارہ ووکالت ونحو ذلک
کتب حدیث سے پتہ ہر ایک شخص کے حق کا بڑا ہو یا برابر یا چھوٹا اور بنی آدم مین ہو یا حیوانات
معجم مین ملسکتا ہے ان حقوق کے ضائع ہوجانیسے غربت عظمی دین اسلام مین آگئی اور معاملات
خلق فاسد ہوگئے ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس +

فصل ۱۷

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک غفلت ولہو وسہو ہے ادای عبادات مفروضہ ونافلہ مین
حالانکہ شارع علیہ السلام نے بہت کچھہ وعید حق مین مصلی ساہی لاہی کے فرمائی ہے
اور نماز کی چوری اور روزہ کی تباہی اور زکوٰۃ کی خرابی اور حج کی بربادی بیان کی ہے
حدیث جابر مین فرمایا ہے بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ رواہ مسلم یعنی
بندے اور کفر مین یہی ترک نماز ہے اگر نماز پڑھی بندہ مسلمان ٹھیرا نہ پڑھی تو کافر ہوگیا

اسمین کچہہ ذکر ترک دائمی یا سو قت کا نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت کی نماز بہی بے عذر ترک کرنیسے کافر ہوجاتا ہے یہی ارشاد حدیث بریدہ مین فرمایا ہے العھد الذی بیننا وبینہم الصلوٰۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ اہل السنن الاربع عبد اللہ بن شقیق کا لفظ یہ ہے کان اصحاب رسول اللہ لا یرون شیئاً من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ رواہ الترمذی یعنی صحابہ تارک نماز کو کافر جانتے تھے اور یہی حق ہے اسلئے کہ حضرت نے حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے من لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نوراً ولا برہاناً ولا نجاۃ وکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف الحدیث رواہ احمد والدارمی والبیہقی لفظ محافظت سے یہ سمجہا گیا کہ جو شخص نمازی ہے مگر محافظ نہین ہے مثلاً ایک دو وقت کی نماز پڑہتا ہے اور ایک دو وقت کی اوڑا جاتا ہے یا کم پڑہتا ہے اور ترک بہت کرتا ہے جیسے رمضان وعیدین کے نمازی ایسا شخص بہی کافر ہوتا ہے اوسکا حشر ہمراہ کفار کے ہوگا قطعاً بلا شک وشبہ اس صورت مین ایسے شخص پر نماز جنازہ نہ پڑہے اور مقابر مسلمین مین اوسکو دفن نکرے لیکن رسم یون جاری ہے کہ سارے نام کے مسلمانون اور کلمہ گویون پر نماز جنازہ کی پڑہتے ہین اور سلف مسلمین کے قبرستان مین اونکو دفن کرتے ہین سو یہ صریح غربت ہے اسلام کی آج اگر حکومت اسلام مطابق سنت اسلام کے قائم ہوتی تو ائمہ اسلام وعلماء دین ہرگز یہ کام کرنے نہ دیتے اور مثل مردار کے لاشہ بے نماز کو کسی مغاک تیرہ وتار مین پہکوا دیتے لکن بے بسی نے مجبور کر رکہا ہے ابو الدرداء کہتے ہین اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئاً وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فمن ترکہا متعمداً فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانہا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ

یعنی مجھے وصیت کی میرے دوست دلی نے کہ تو شریک نکر ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ
تو پارہ پارہ کیا جائے یا آگ مین جلایا جائے اور ترک نکر نماز فرض کو جان بوجہہ کر جو کوئی
دیدۂ و دانستہ اوسکو ترک کرتا ہے اوس سے ذمہ اللہ کا بری ہوجاتا ہے اور شراب مت پینا کہ
وہ کنجی ہے ہر بدی کی مین کہتا ہون کہ یہ وعیدات حق مین تارک غیر محافظ نماز کے تہی انکے
سوا وہ وعیدات ہین جو عدم اعتدال ارکان و طمانینت و عدم حضور دل پر آئی ہین اونسے
بہی بچنا نہایت مشکل ہے اور فقدان اونکا دلیل ہے شدت غربت اسلام پر اسی طرح
دربارۂ ترک صوم و زکوٰۃ و حج وعیدات شدیدات وارد ہین مطلقاً و مقیداً بلکہ ادا کرنے پر ان ابنیۂ
اسلام کے بہی بصورت عدم صحت نیت و صحت شروط و عدم وجود مراتب مطلوب وعید آئی ہے
ہم دیکہتے ہین کہ جو لوگ ان کامون کو کرتے ہین اونسے یہ کام صورت شرعی پر کما حقہ انجام
کو نہین پہنچتے سو یہی غربت اسلام ہے اور اسی کا نام ضعف یا ندرت ایمان ہے پہر اونکا کیا
ذکر ہے جو یہ کہتے ہین کہ صدقے مرشد کے نہ کبہی پڑہی اور نہ قضا ہوئی کروہ تو یقیناً کندۂ
دوزخ ہین اور حلال الدم والمال اونکا حکم اگر تائب نہون تو یہی ہے کہ مثل مرتد کے قتل
کیے جاوین اور مقابر مسلمین مین دفن نہون کیونکہ فرضیت قطعی اور صدق وعید قطعی
مین یہ پانچون امر جنپر اسلام کی بنیاد ہے برابر ہین جس امر کو انمین سے کوئی بعد فرض
ہونیکے بلا عذر شرعی ترک کریگا کافر ہوجائیگا گو کلمہ گو ہو اور آپکو مسلمان کہے یا سمجہے ؏

فصل ۱۴

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک تشبہ ہے ساتھہ کفار کے عموماً خصوصاً حالانکہ قرآن مین آیا ہے
ومن یتولھم منکم فانہ منھم اور حضرت نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو شخص مشابہت

شامل ہے ہر امر ظاہر و باطن کو ظاہر جیسے طرز لباس و سواری و مسکن و کلام و طعام و اجتماع
مواسم و اعیاد و اختیار عادات مجالس و جلوات اہل کفر باطن جیسے اخذ خوی و خصلت شرک
و کفر اور محبت رسوم کفر و میل خاطر بطرف اخلاق غیر اسلام پھر خواہ یہ مشابہت مجوس کے
ساتھ ہو یا ہنود کے یا کسی اور فرقہ غیر اسلام کے یہ حدیث خواہان شرح دراز ہے کتاب اقتضاء
الصراط المستقیم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اس باب مین حجت بالغہ آلہی ہے اوسمین تفصیل
اس تشبہ کی بہت لبسط سے بیان کی ہے جزاہ اللہ خیرا اسی تشبہ مین تشبہ صلحاء کا ساتھ
فساق کے اور تشبہ اہل سنت کا ساتھ اہل بدعت کے بھی داخل ہے وھذا الباب واسع
جدا اس تشبہ نے اس زمانہ آخر مین یہانتک ترقی پائی ہے کہ سارے شعائر دین و مشاعر
اسلام مضمحل ہو گئے اور ایک جہان اسی تہذیب جدید ناسدید کو حسن خلق سمجھنے لگا اور تمام
عبادات و معاملات و عادات و خصالات مین دخل ان تشبیہات کاسدہ و استعارات فاسدہ
کا ہو گیا فانا للہ گویا مذہب معتزلہ نے رواج پایا کہ اونکے نزدیک حسن و قبح اشیاء عقلی ہوتا ہے
نہ شرعی سو جن امور کو اسوقت کے عقلا نے جو کہ درحقیقت سفہاء و جہلاء ہین خوب و
مرغوب ٹھیرا دیا ہے اوسیکو عوام و خواص اہل اسلام نے اپنا شیوہ و طریقہ کر لیا ہے اس سے
بڑہکر اور کیا غربت اسلام کی ہوگی اس اجمال کی تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے لکن
مردایمان طلب انہین چند الفاظ سے سارے مطالب کو پاسکتا ہے جنکا بیان کرنا اس
مختصر مین دشوار ہے ہان وہ تشبہ جو فاسق ساتھ مومن کے کرتا ہے اور جاہل ساتھ
طالب علم کے وہ برا نہین ہے اسلئے کہ اگر اوسمین فی الحال کوئی شائبہ ریا کا بھی ہو تب
بھی یہ امید ہے کہ شاید مرور دہور و استقامت امور سے ریا مبدل باخلاص ہو جائے کیونکہ
مرد شریف کو اس بات کی بھی عار ہوتی ہے کہ باطن خلاف ظاہر ہو

لعل اللہ یرزقنی صلاحا	احب الصالحین ولست منہم

کسی شخص تجربہ کار خدادوست راست کردار نے کیا خوب کہا ہے ؎

ان التشبہ بالکرام فلاح	وتشبہوا ان لم تکونوا مثلہم

فصل ۱۹

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اہل اسلام مین رواج رقیہ وتعویذ وکہانت ورمل وجفر ونجوم کا بہت ہوگیا ہے حالانکہ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ ابوداؤد رقیہ کہتے ہین منتر کو تمیمہ وہ تعویذ گنڈا ہے جو بچے کے گلے مین لٹکایا جاتا ہے یا وہ خرزات ہین جو واسطے دفع نظر بد کے عرب صبی پر لٹکاتے تھے تولہ وہ عمل ہے جس سے مرد عورت کو چاہنے لگے یا تاگے پر کچھ پڑھ کے باندہنا یہ سب اشیاء بحکم شرع باطل ہین انکو شرک اسلئے فرمایا کہ جسطرح جاہلیت مین یہ چیزین متعارف تہین اونمین شرک ہوا کرتا تہا یا ان چیزون کا اعتقاد تاثیر کی راہ سے اخذ کرنا اور عمل مین لانا شرک تک پہنچا دیتا ہے جابر کہتے ہین حضرت سے حال نشرہ کا پوچہا تہا فرمایا ہو من عمل الشیطان رواہ ابوداؤد نشرہ بضم نون ایک منتر ہے جو خبطی دیوانے آسیب زدہ پر کرتے تھے **حکایت** عیسی بن حمزہ پاس عبداللہ بن عکیم کے گئے اونکو سرخ بادہ ہوگیا تہا کہا تم کوئی تمیمہ نہین لٹکا لیتے جواب دیا نعوذ باللہ من ذلک مینے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ ابوداؤد یعنی جسنے لٹکائی کوئی چیز وہ اوسی چیز کے سپرد کیا گیا یعنی باعتقاد جلب نفع یا دفع ضرر آج کل جس لڑکے یا جاہل جوان کو دیکھو اوسکے گلے بازو پر ایک ڈھیر گنڈے تعویذ کا ہوتا ہے اگر منع کرو تو خود لڑکے مچل جاتے ہین اور جوان لڑنیکو طیار ہوتے ہین حدیث ابوہریرہ

مین مرفوعاً آیا ہے لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر رواہ البخاری یعنی نہ
کسیکی بیماری کسی کو لگے اور نہ بدفالی کچھہ اثر کرے اور نہ ہامہ وصفر کی کچھہ اصلیت ہے
جاہلیت کا یہ اعتقاد تہا کہ جو شخص مارا گیا اور کسی نے عوض اوسکا نہ لیا تو اوسکی کھوپڑی مین سے
ایک اُلّو نکل کر فریاد کیا کرتا ہے اور صفر کے مہینے کو منحوس کہتے تہے شرع نے ان سب امور
کو باطل ٹھیرا دیا ہے اسی طرح حدیث جابر مین نفی غول کی فرمائی ہے رواہ مسلم عرب
کا یہ اعتقاد تہا کہ راہ مین کوئی جن یا شیطان صورت بدل کر آتا ہے اور راہ سے بے راہ
کر دیتا ہے حضرت نے اِسکو باطل کر دیا اور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافۃ والطرق
والطیرۃ من الجبت رواہ ابو داؤد یعنی یہ چیزین سحر ہین عیافت یہ ہے کہ پرندہ کو
اوڑا کر اوسکے نام یا جانب پرواز یا آواز سے تفاؤل کرین طرق سے مراد کنکری پہینکنا
عورتون کا ہے یا خط رمل ہے اسی طرح طیرہ یعنی فال بد لینے کو حدیث ابن مسعود مین شرک
فرمایا ہے اور حدیث عروہ بن عامر مین ارشاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی مکروہ شئ دیکہے تو
وہ یون کہے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابو داؤد مرسلاً اور حدیث معاویہ بن حکیم مین کہان کے
پاس جانیسے نہی فرمائی ہے اور کہا کہ ایک نبی خط کہینچتے تہے جسکا خط موافق اونکے پڑا
تو پڑ گیا والا فلا رواہ مسلم اور حدیث عائشہ مین دربارہ کہان ارشاد کیا ہے انھم
لیسوا بشئ یعنی یہ لوگ کچھہ چیز نہین ہین کسی جنی سے ایک بات سنکر سو جہوٹ اپنی طرف سے
ملا کر کہدیتے ہین متفق علیہ حفصہ کا لفظ رفعاً یہ ہے من اتی عرافا فسألہ عن شئ لم
تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم یعنی جسنے کسی عراف سے کچھہ پوچہا اوسکی نماز
چالیس رات تک قبول نہین ہوتی عراف وہ ہے جو چور کا نام یا گمشدہ شئ کا مکان بتادے

یہ اسلئے کہ اسمین ایک شائبہ غیب دانی کا نکلتا ہے اور غیب کا اعتقاد بنسبت کسی شخص کے
شرک ہے سو منجر دسوال پر یہ عقوبت ہے پہر اعتقاد لانے پر تو کفر ہی ثابت ہوجاتا ہے
اسی طرح حدیث زید بن خالد جہنی مین قائل مطرنا بنوء کذا کو کافر ٹہیرایا ہے متفق
علیہ یعنی جو برسنا پانی کا اثر سے کسی نچہتر کے بتاتا ہے وہ مومن نہین رہتا اور حدیث
ابن عباس مین نجوم کو ایک شعبہ سحر کا ٹہیرایا ہے رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ
اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جو کوئی آیا پاس کاہن کے پہر تصدیق کی اوسکی وہ بری
ہوا اوس چیز سے جو محمد صلعم پر اوتری ہے رواہ احمد وابو داؤد ابن عباس کا لفظ
رفعًا یہ ہے کہ منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے رواہ رزین
بیان ان انواع شرک کا رسالہ رعایۃ الایمان اور رسالہ انفکاک مین تفصیلوار کیا گیا ہی رواج
ان افعال کا اس امت مین دلیل روشن ہے مزید غربت اسلام پر کیونکہ جن چیزون کے
باطل و محو کرنیکے لئے رسول خدا صلعم آئے تھے وہی سب کام اب اونکی امت مین ہونے
لگے الا ماشاء اللہ تعالیٰ

فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اسراف ہے ماکل و مشارب و مصارف شادی و ماتم
و نحوہا مین حالانکہ احکام و مسائل اکل و شرب و فرح و ترح کے شریعت حقہ مین موجود ہین
اور اللہ و رسول نے سرف و تبذیر سے منع فرمایا ہے اور مسرفین کی مذمت کی ہے اور میانہ
روی کی مدح فرمائی ہے یہ میانہ روی ہر کام مین دین کا کام ہو یا دنیا کا مطلوب و محمود
ہے اور خلاف اوسکے مذموم و مردود قال تعالیٰ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا

ویقترواوکان بین ذالک قواما یہ عام ہے اور فرمایا واقصد فی مشیک یہ خاص ہے
اور فرمایا کلوا واشربوا ولا تسرفوا یہ بہی خاص ہے اور فرمایا ولا تبذر تبذیرا
ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا یہ عام ہے اور
شامل ہے جمیع اقسام تبذیر کو اسی طرح حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے
کلوا واشربوا وتصدقوا مالم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ النسائی و
ابن ماجۃ ورواتہ ثقات محتج بہم فی الصحیح اور شاعر نے کہا ہے ع کلا جانبی قصد
الامور ذمیم اس زمانہ مین جن لوگون کے ہاتہہ مین دولت ومال ہے وہ اوسکو اپنے حظ
نفس وشہوات طبع مین خوب اوڑاتے ہین اور بکمال حماقت وسفاہت سے یہ خیال کرتے
ہین کہ یہ سخاوت وجود وکرم وتفضل ہے حالانکہ اس فعل سے شیطان کے بہائی بنجاتے ہین
اور بعض لوگ جو اوباش وعیاش وضع نہین ہین اونکا روپیہ بہی جسکو وہ خیرات وصدقات
مین صرف ہونا گمان کرتے ہین محض بیجا خرچ ہوتا ہے اور وہ اوسکو سخاوت سمجہہ کر اپکو مستحق
اوس فضیلت کا جانتے ہین جسکا ذکر وثنا قرآن وحدیث مین آیا ہے حالانکہ حقیقت مین
وہ بہی مسرف ومبذر ہین اسلیئے کہ جس مالک الملک نے اپنے بندون کو دولت بخشی ہے اوسنے
طریقہ صرف کا بہی بتادیا ہے سو جب انفاق مال کا اوس راہ مین اوس طریق پر ہوا جو تعلیم
کیا تہا تو کچہہ بہی اجر اوسکا نزدیک خدا کے ثابت نہوگا بلکہ وبال آخرت ہوجائیگا اور وہ مال
ضائع ٹہیریگا حالانکہ اضاعت مال سے نہی آئی ہے اور حدیث ابی کبشۃ انماری مین فرمایا ہے
دنیا چار شخصون کے لئے ہے ایک وہ شخص ہے جسکو اللہ نے مال وعلم دیا ہے وہ اللہ سے
ڈرتا اور صلہ رحم کرتا اور اللہ کی راہ مین حق اوسکا ادا کرتا ہے یہ افضل منازل مین ہوگا دوسرا
وہ شخص ہے جسکو اللہ نے علم دیا ہے اور مال نہین دیا وہ صادق النیۃ ہے کہتا ہے اگر میرے

پاس مال ہوتا تومین بہی وہی کام کرتا جو فلان مالدار کرتا ہے یہ دونون اجر مین برابر ہین تیسرا
وہ شخص ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور علم نہین زیادہ اپنے مال مین بغیر علم کے تخبط کرتا
ہے یعنی مناہی وملاہی وشہوات ولذات نفس مین اوڑاتا ہے نہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ
اوسمین صلہ رحم کرتا ہے اور نہ کوئی حق بجالاتا ہے یہ شخص اخبث منازل مین ہوگا چوتہا
وہ شخص ہے جسکو اللہ نے نہ مال دیا ہے نہ علم وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تومین
فلان شخص کی طرح صرف کرتا یہ اوسکی نیت ہے اور گناہ مین وہ دونون برابر ہین رواہ
الترمذی وقال حدیث صحیح یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اعتبار اعمال کا نیات پر ہوتا ہے
نہ مجرد افعال پر اور یہ تقسیم بہی بابت مال حلال کے ہے ورنہ جسکا مال حرام ہے وہ خواہ اچہی
راہ مین بہی صرف کرے تب بہی گنہگار ہے بلکہ سخت عاصی حاصل یہ ہے کہ محلات نفقات
کے شرع مین مقرر ہین جب اون محلات سے تجاوز ہوگا تو وہ شخص مسرف ومبذر ٹہیریگا
لکن اس زمانہ مین کہ مال حلال عنقا وکیمیا ہوگیا ہے اور غالب اموال صرف حرام خالص ہین اور
شبہہ سے توکوئی مال بہی خالی نہین ہے الا ماشاء اللہ تعالی اسراف مسرفین اور
تبذیر مبذرین معصیت بالاے معصیت ہے حضرت نے ایک دن مین دو بار کہانے کو اسراف فرمایا تہا چنانچہ
عائشہ کہتی ہین حضرت نے مجہے دیکہا کہ مینے ایکدن مین دو بار کہایا فرمایا یا عائشۃ اما
تحبین ان یکون لک شغل الا جوفک الاکل فی الیوم مرتین من الاسراف واللہ
لا یحب المسرفین رواہ البیہقی ودوسرا لفظ یون ہے یا عائشۃ اتخذت الدنیا
بطنک اکثر من اکلۃ کل یوم سرف واللہ لا یحب المسرفین اور حدیث انس
بن مالک مین ارشاد کیا ہے کہ من الاسراف ان تاکل کلما اشتہیت رواہ ابن ماجۃ
اور معاذ بن جبل سے وقت روانگی یمن کے فرمایا تہا ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا

بالمتنعمین رواه احمد والبیهقی و رواة احمد ثقات سو جس صورت مین کہ توسع
اکل و شرب داخل اسراف ہے تو توسع مصارف ناروا بالاولی سرف ٹھیریگا اور حکم جملہ سرف کا
ایک ہی ہے اس جگہہ سے احوال اہل اسلام مین نظر کر کے مقدار غربت اسلام کو معلوم کرنا چاہیے
اسوقت مین ہر غریب بہ نسبت زمانہ سلف صلحا کے ایک بادشاہ کا حکم رکہتا ہے یعنی اکل
و شرب ولباس و نحوہا مین اور جو لوگ آسودہ حال ہین اونکا کوئی نفقہ بہی صورت شرعی
پر غالبًا نہین ہوتا ہے گو وہ اپنے نزدیک راہ خدا و مرضی الٰہی مین صرف کرتے ہین وجہ
اسکی یہ ہے کہ علم سے بے بہرہ محض ہین تمییز محل قابل و ناقابل و مستحق و غیر مستحق و مرضی
و نامرضی خدا کا حاصل نہین ہے پہر اوسمین ایک دوسری بلا ریا و سمعہ و شہرت و ناموری
و خوشامد کی جدا آلگی ہے اوسپر آفت اسراف کی بہی آکر شامل حال ہوجاتی ہے و نحو ذلک
اس سبب سے وہ سب نفقہ برباد جاتا ہے نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے حالانکہ شرع شریف مین
حفظ مال کا بڑا انتظام فرمایا ہے اور طرح طرح کی وعید سنائی ہے یتیم کے مال کہانیکو آگ کا
کہانا ٹھیرایا ہے اور جب تک رشد ثابت نہو تب تک مال کے حوالہ کرنیسے روکا ہے اور
فرمایا ہے کہ ولا تؤتوا السفہاء اموالکم مراد سفہاء سے اطفال و نساء ہین رشد کچھہ بلوغ
ہی کا نام نہین ہے بلکہ مراد اوس سے سلیقہ صرف و بذل و اخذ و جر کا ہے کیونکہ بہت سے
بالغ سفیہہ پیر نابالغ ہوتے ہین اسلئے اونسے حفاظت مال کی کرنا لازم ہے یہ سارا بندوبست
اسی لئے ہے کہ تبذیر و اسراف نہونے پائے اور مومنین برادر شیاطین بنکر وخیم العاقبہ نہ ٹھیرین

فصل

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ شارع نے استعمال ظروف زر و سیم ولباس حریر و ابریشم سے

نہی شدید فرمائی ہے اور اوسکو حرام قطعی ٹہیرایا ہے لکن امت اسلام نے اہل دنیا کو دیکھہ کر وہی شیوہ اونکا اپنے لئے بہی اختیار کیا ہے اور اگر اتفاقاً کوئی شخص خود ان اشیا کا مرتکب نہین ہوتا ہے تو اپنے اطفال ذکور کو ضرور ہی ملوث ملبس حریر و زر و سیم کرتا ہے اسکا گناہ والدین کو ہوتا ہے اور ایک سم بندگان درہم و دینار کی گہر مین مسلمانون کے اغوا ابلیس لعین سے رواج پاتی ہے جس سے اسلام مین روز بروز زیادتی غربت کی ہوتی جاتی ہے یہی حکم لباس شہرت و فخر و مباہات کا اور نتف شیب و خضاب سیاہ و وصل شعر و وشم و نمص و تفلیج و طول قمیص کا اور لبس جامہ باریک کا حق مین عورتون کے ہے کہ ان سب امور کے رواج سے اسلام غریب ہوگیا ہے کاسیات عاریات کو منجملہ اشراط ساعت کے ٹہیرایا ہے سو مدت دراز سے شہود اس قوم کا ہو رہا ہے سر پر کوہان شتر کی سی چوٹیان ہین درباروں مین چوبدار چپراسی دوڑا کرتے ہین امیر کے سامنے دست بستہ کہڑے رہتے ہین یہ سب اسباب ہین غربت اسلام کے کاش ہم سے غریبون کو دسترس ہوتا تو آج ایک منکر بہی بردۂ زمین پر انشاء اللہ تعالیٰ باقی نرہتا ولکن کان ذلک فی الکتاب مسطورا •

فصل ۲۲

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ جسقدر کبائر ذنوب متعلق صدور و قلوب ہین اور تعداد اونکی ساٹہہ عدد تک پہنچتی ہے اور غالب سلف اونسے عافیت مین تہے خلف مین اون سب کا شیوع مثل امر محبوب مطلوب کے ہوگیا ہے جیسے ناحق کا غصہ اور کینہ و حسد و عجب و کبر و خیلا و عشق و نفاق و بغی و احتقار مسلم و خوض امر لایعنی مین اور طمع مال و خوف فقر و سخط علی المقدور و تعظیم اغنیاء للغناء اور استہزا بالفقراء و حرص دولت و تنافس فی الدنیا

ومباہات بالدنیا وتزین برای مخلوق بنیت حرام ومداہنت فی الدین ومحبت مدح باعدم فعل واشتغال
بعیوب خلق باعدم بصر عیوب خود ونسیان نعمت وکفران احسان وحمیت غیر دین حق وترک شکر
وعدم رضا بقضا وتہاون حقوق واوامر خدا وسخریہ با عباد اللہ واتباع ہوی واعراض عن الحق ومکر
وخداع وارادت حیاۃ دنیا ومعاندت حق وسوء ظن بمسلمان وعدم قبول حق وفرح بہ معصیت واصرار
علی المعصیت وانتصار باطل وتعلم علم للدنیا وکتم علم وعدم عمل بالعلم وتعمد کذب بر خدا ورسول وترک
سنت واحداث بدعت وتکذیب قدر وعدم وفا بعہد الی غیر ذالک کتاب زواجر میں کبیرہ ہونا ہر ایک
شئی کا انمیں سے مع دلیل حکم مذکور ہے اور خلاصہ اوسکا بطور ترجمہ رسالہ قوارع الانسان میں
لکھا گیا ہے ابن حجر مکی زواجر میں کہتے ہیں قدمتھا ای الکبائر الباطنۃ لانھا اخطر ومرتکبھا
اذل العصاۃ واحقر ولان معظمھا اعم وقوعا واسھل ارتکابا وامر ینھی عنھا
فقلما ینفک انسان عن بعضھا الا للتھاون فی اداء فرضھا فلذلک کانت العنایۃ
بھذا القسم اولی وکان صرف عنان الفکر الی تلخیصہ وتحریرہ احق واحری ولقد
قال بعض الائمۃ کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح لانھا کلھا توجب الفسق
والظلم وتزید کبائر القلوب بانھا تاکل الحسنات وتوالی شدائد العقوبات
ولما ذکر بعض الائمۃ الکبائر الباطنۃ واوصلھا الی اکثر من ستین قال والذم
علی ھذہ الکبائر اعظم من الذم علی الزنا والسرقۃ والقتل وشرب الخمر لعظم
مفسدتھا وسوء اثرھا ودوامہ فان آثارھا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص
وھیئۃ راسخۃ فی قلبہ بخلاف آثار معاصی الجوارح فانھا سریعۃ الزوال
بمجرد الاقلاع مع التوبۃ والاستغفار والحسنات الماحیۃ والمصائب المکفرۃ
ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین انتھی +

فصل ۱۳

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ رواج امر معروف و نہی منکر کا جاتا رہا حالانکہ بڑی فضیلت اس امت کو اور امم پر یہی تہی کہ یہ آمر و ناہی ہے اور کتاب و سنت دلیل ہین انکے وجوب پر یہ وجوب کچھہ امراو ملوک و علماء و اولیا و صلحا ہی پر نہین ہے بلکہ ہر فرد مسلمان پر غایت یہ ہے کہ امیر تغییر منکر کی ہاتھہ سے کر سکتا ہی اور عالم زبان و بیان سے اور عامی دل سے پہر اگر کسی کے دلمین بہی بُرائی اوس منکر کی نہین آئی ہے تو وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اسلئے کہ حدیث مین درجہ سوم کو اضعف ایمان فرمایا ہے اور کسی جگہہ یہ ارشاد کیا ہے کہ لیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل اس وعید کو دیکھو اور اغماض و سکوت اہل علم کو قیاس کرو ہم کسی اور جگہہ کا کیا شکوہ کرین خود حرمین شریفین اس تغافل سے معطل ہے ولندا جس شہر قریہ قصبہ کو دیکھا جاتا ہی وہان وہ کثرت منکرات و رواج محرمات کی ہے جو کہ حسنات کے لئے درکار تہے اور حسنات کا وہ قحط ہے جو واسطے سیئات کے چاہیے تہا آگے عوام مجالس وعظ و تذکیر مین جمع بہی ہو جاتے تہے اب تو کوئی وعظ سننے کا نام تک بہی نہین لیتا ہے پہلے خواص اہل علم سے شرماتے تہے اب وہ علماء پر لاعن طاعن ہین آگے ملوک صلحاء سے طالب نصیحت و وصیت ہوا کرتے تہے اور اونکی سخت و درشت کہنے پر ڈر جاتے اور اپنے افعال بد پر نادم ہو کر رو دیتے تہے اب وہ اہل صلاح و علم کو کُتّے سؤر سے زیادہ بد تر جانتے ہین اور نفرت کرتے ہین اور اگر نصیحت کرو تو درندہ کی طرح پہاڑ کہانیکو طیار ہوتے ہین اس سے زیادہ اور کیا غربت اسلام کی ہو گی کیا ان لوگون نے یہ آیت قرآن مین نہین پڑہی ہے تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین *

فصل ۲۴

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ جتنے کبائر ظاہرہ ہین جنکی تعداد چارسو ایک کبیرہ تک پہنچ جاتی ہے اکثر امّت اسلام مین بلا نکیر مروج ہوگئے ہین عوام کا کچھہ ذکر اسجگہ نہین ہے عامہ سے زیادہ خاصہ بے تکلف اونکا ارتکاب کرتے ہین زواجر مین ان کبائر کو ترتیب فقہی پر ذکر کیا ہے کتاب الطہارۃ سے لیکر تا کتاب العتق یہ سب کتب ۲۳ عدد ہین ہر کتاب کے نیچے متعدد کبائر وابواب مندرج ہین ترجمہ انکا بطور خلاصہ رسالہ قواطع البشر مین کیا گیا ہے اگر کسی محب حسنات مبغض سیئات کو مطلع ہونا اپنا کبائر باطنہ وظاہرہ پر منظور خاطر عاطر ہو تو بصورت عالم ہونیکے طرف کتاب زواجر کے رجوع کرے اور بصورت عامی ہونیکے رسائل مردود دیکھے اور یہ نیت کرے کہ مین ان گناہون سے حتی الامکان احتراز کرونگا اسلیے کہ وہ سب معاصی کبائر ہین نہ صغائر اور اللہ تعالی اسنے وعدہ فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما ادنی تقوی دین اسلام مین یہی ہے کہ انسان کبائر ذنوب سے مجتنب ہو اگر ایسا نہین کریگا تو فاسق فاجر ٹہیریگا فسق کا تعلق کفر سے بہ نسبت ایمان کے زیادہ تر نزدیک ہے ولہذا حدیث مین آیا ہے کہ وقت زنا و سرقہ ونحوہما کے ایمان زانی و سارق سے جدا ہوجاتا ہے اور قرآن شریف مین ذکر فسوق کا جابجا ہمراہ کفر یا شرک کے آیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وجود اس فسق کا اس عموم وشیوع کے ساتھہ ایک امارت ہے غربت اسلام کی

فصل ۲۵

بحر محیط اور بڑا اعظم غربت اسلام یہ ہے کہ شیطان نے اہل علم کو اونکے علوم وفنون مین ایسا دہوکا

دیا ہے کہ وہ اصل کار سے دور جا پڑے اور تلبیس ابلیس کی وجہ سے ایک سبب واسطے غربت
اسلام کے ہوگئے اس اجمال کی شرح کے لئے مجلد مستقل درکار ہے چنانچہ امام غزالی نے ایک
کتاب تلبیس ابلیس نام لکھی ہے اور کچھہ بیان غرورات افاضل امت اسلام کا احیاء العلوم مین
بھی ذکر کیا ہے لکن کتاب مذکور میسر نہین آتی ہان اس نام کی ایک کتاب تالیف ابن الجوزی
رضی اللہ عنہ مشہور ہے میرے پاس ایک نسخہ اوسکا مرقوم سنہ ۳۴ ہجری موجود ہے لکن بخوبی
صحیح نہین اگرچہ قابل استفادہ ہے اوسمین جناب ابن الجوزی نے تلبیسات علماء فقہ وحدیث
وقراء قرآن وعباد وزہاد وحجاج وغزاۃ وصوفیہ وعوام کا حال تفصیل وار تحریر کیا ہے معہذا یہ بات
کہی ہے کہ نحن نشیر الی فنون من تلبیسہ تستدل بمذکورہا علی مغفلہا
اذ حصر الطرق یطول انتہی سو جب بوجہ کثرت تغیرات وعظم وجوہ وعلامات ایسے
کاملین راسخین حصر سے پہلوتہی کرین تو ہمسے قاصرین جنکو بخوبی احوال خلق ورسوم عباد پر
اطلاع حاصل نہین ہے بھلا کب متصدی ذکر جملہ اسباب غربت اسلام ہوسکتے ہین اور اگر
ایسا ارادہ کرین تو بیشبہ ایک مؤلف بسیط مطول کتابت مین آئے کیونکہ جتنے احکام
ومسائل وشعائر ومشاعر اسلام زمانہ نبوت وعہد مشہود لہ بالخیر مین موجود ومعمول بہا تھے
یا بہت علماء اہل قرآن وحدیث سے کتب ودواوین اسلام مین وقتاً فوقتاً مدون ہوئے
ہین اونکو اہل زمان پر عرض کرکے دیکھا جائیگا کہ وہ سب اسوقت مین موجود ومستعمل ہین
یا کس قدر فوت ہوگئے اور مٹ گئے اور کس سال مین وہ سنن مرگئے اور بجای اونکے کس
زمانہ مین کس طرز وطریق وتدبیر اعداء دین واہل بدع سے امور خلاف شرع ومناقض دین و
متضاد سنن حادث ہوئے ہین تو ان سب وجوہ کے ساتھہ کتاب لکھنا نہایت مشکل بات
ہے ابن الجوزی رح نے بھی اسی وجہ سے اشارات پر قناعت کی ہے اگرچہ نیچے ہر مد علیم

کے بہت کچھ اسباب تلبیس کے بلفظ من ذلک کذا ومن ذلک کذا ذکر کئے ہین اور
اکثر جزئیات کو بھی ضبط کیا ہے اور تخالف خلف کا ساتھہ سلف صلحاء کے مع دلیل و بیان
بیان کر دیا ہے لہذا ہم اس فصل کے بیان کو کتاب تلبیس ابلیس پر حوالہ کر کے اسجگہ ذکر اسباب
مذکورہ کا نہین کرتے ہین اسی قدر کہتے ہین کہ سرایت ان تلبیسات ابلیس کی فرق اسلام
مین ایک بڑا ہنگامہ غربت اسلام کا ہے اور یہ سارے زلازل و قلاقل اور یہ جملہ غدرات و
فجرات جو درمیان اسلام و مسلمین کے ہوئے اور نظر آتے ہین یہ سب ثمرات اسی غربت
عظمی و کربت کبری کے ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا +

فصل ۲۶

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ جسقدر اشراط صغرای قیامت کا ذکر احادیث مرفوعہ مین
آیا ہے اس مدت تیرہ صد سال ہجرت مین وہ ساری امارات ساعت وقتاً فوقتاً روی زمین
پر ظاہر ہو چکے اب فقط ظہور علامات کبرای قیامت کا باقی ہے جسکا مقدمہ ظہور مہدی
و نزول عیسی و خروج دجال و نحوہا ہوگا یہ نشانیان انصرام دنیا و نفخ صور کی جو نفخ سے پہلے
نمایان ہونے والی تہین اور ہو چکین ہین بہت ہین اسجگہ شمار اونکا خصوصاً ہمراہ ادلہ
کے بغایت دشوار ہے ہم نشان اونکا واسطے دریافت صاحب شوق کے بتاتے ہین اول
کتاب اشاعۃ لاشراط الساعۃ ہی دوم رسالہ اذاعہ لما کان ویکون بین یدی الساعہ سوم رسالہ
قیامت نامہ فارسی للشیخ رفیع الدین الدہلوی تیسری کتاب حجج الکرامہ یہ سب سے زیادہ اپنے
باب مین جامع ہے چہارم رسالہ اردو اقتراب الساعہ ان کتب و رسائل کے مطالعہ سے ہر
شخص یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ اب غربت اسلام کی اقصی غایت کو پہنچ چکی ہے قیامت

کے آنے مین غالبًا زیادہ مدت باقی نہوگی کوئی اس کارخانہ دنیا پر جسکی رونق روز افزون
ہوتی جاتی ہے دہوکا نہ کہائے اسلئے کہ قیام ساعت کا کچھہ زید و عمر سے کہکر نہوگا بلکہ وہ
تونا گہان یکایک آموجود ہوگی سب لوگ اپنے اپنے شغل مین لگے ہونگے گہرون بازارون
مین دہندا کرتے ہونگے کہ اچانک آواز نفخ صور کی سنکر راہ عدم اختیار کرینگے اسیطرح ظہور
مہدی و نزول عیسیٰ ایسے وقت مین ہوگا کہ لوگ اونکی طرف سے غفلت مین ہونگے
بہرحال وقوع جملہ علامات صغری کا بتقیر با و قطمیر بلا حجت استوار ہے کمال غربت اسلام
وانتہا ظہور ایمان پر اب اسکے بعد بجز ظہور امارات کبری کے کوئی اور درجہ باقی نہین ہے
خدا کرے کہ یہ بساط حیات فانی جلد طی ہوجائے اور ہم غربا کا خاتمہ شہادت کلمۂ طیبہ
پر وقوع مین آئے اللہم آمین ثم آمین **ف** اب ہم اس رسالۂ مختصرہ کو جسمین
ہمنے اسباب غربت اسلام کے بطور نمونہ لکہے ہین نہ بطور استقرار بیان لزوم سنت
وجماعت پر ختم کرتے ہین عالم تقی اور طالب علم ذکی اس بیان مختصر سے اسباب مطول
پر دستگاہ حاصل کر سکتا ہے اور اس انموذج موجز سے نظائر و امثال بیشمار پیدا کرکے
بتا سکتا ہے اور اپنے ظاہر و باطن کو اور نیز زید و عمرو کے سر و علانیہ کو الفاظ و مبانی
ومضمرات و معانی اس رسالہ پر عرض کرکے جان سکتا ہے کہ وہ سچ مچ کا مسلمان
ہے یا فقط نام کا مومن یا آدمی کا غلاف ہے اور تفاوت سیرت اسلام کا سمت ودل
نبوی صلعم و سیر سلف سے کس درجہ تک پہنچا ہے اگر موافقت اپنے حال و قال
واعمال کی اصول و فروع شریعت سے پالے تو اللہ کا شکر تہ دل سے بجالائے خصوصًا
جبکہ اعتقاد توحید مین ہمصفیر سلف موحدین ہو کہ التوحید رأس الطاعات
وافضل الحسنات اور اگر اپنی روش اندرونی و بیرونی برخلاف مذاق ادلۂ کتاب

وسنت کے پائے تو چاہئے کہ اللہ و رسول سے شرما لے اور معلوم کرلے کہ مین متبع خطوات شیطان ہون نہ سالک سبیل سنوی رحمن اب اسکو توبہ و انابت کرنا لازم ہے اور رجوع و استغفار و استقامت رکھنا واجب اللہ تعالیٰ تائب مخلص کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اوسکی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہوجاتی ہے واللہ المستعان وبیدہ التوفیق ؛

خاتمہ

حدیث بدء الاسلام غریبًا مین یہ بھی فرمایا تھا فطوبیٰ للغرباء یعنی غریبون کو خوشی ہو کہ جب اسلام ہر جگہہ مضمحل ہو جائیگا تو انہین غرباء مین باقی رہیگا اور امراء و اہل نخوت اوس سے محروم ہونگے جب یہ دریافت کیا کہ وہ غریب کون لوگ ہین تو فرمایا کہ الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی یعنی میری سنت جسکو لوگون نے بگاڑا ہوگا اوسکی درستی کرینگے سو یہ بات ہر زمانہ مین اور اس زمانہ مین اونہین لوگون کے درمیان موجود ہے جو دراست علوم قرآن وحدیث کی رکھتے ہین اور فقہ سنت کی تبلیغ خلق کو کرتے ہین اور ہر سنت کی تنقیح کما حقہ بجا لاکر بدعت کو دین حق سے امتیاز بخشتے ہین یہ تفسیر مرفوع واسطے شناخت غرباء کے متعین ہے جسطرح کہ تفسیر فرقۂ ناجیہ کی رفعًا بلفظ ما انا علیہ واصحابی مقرر ہے عمر بن خطاب نے جابیہ مین خطبہ پڑہا اور کہا تھا حضرت نے فرمایا ہے من اراد منکم بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الواحد وھو من الاثنین ابعد اسکو ترمذی نے روایت جابر سے حسن صحیح کہا ہے مراد اس جماعت سے جماعت صحابہ وتابعین ہے سو بحمدہ تعالیٰ سارے غرباء اسلام اونہین کے چال ڈھال پر قیام کرتے ہین اگرچہ خلق اونپر طاعن ولاعن ہے لکن

وہ اوس جماعت حقہ سے جدا ہونا نہین چاہتے عبد اللہ نے کہا ہے الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ کعب کا لفظ یہ ہے ان اقتصاداً فی سبیل اللہ و سنۃ خیر من جہاد فی خلاف سبیل و سنۃ سبیل سے مراد قرآن ہے اور سنت سے مراد حدیث

حکایت

اوزاعی کہتے ہین مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا مجھسے فرمایا ای عبد الرحمن تو ہی لوگونکو امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے مینے عرض کیا تیرے فضل سے ای رب تو مجکو اسلام پر مار فرمایا اور سنت پر **حکایت** معتمر بن سلیمان کہتے ہین مین پاس اپنے باپ کے گیا اور مین شکستہ خاطر تھا کہا تجھے کیا ہوا مینے کہا میرا ایک دوست مرگیا ہے کہا سنت پر مرا مینے کہا ہان کہا اوسپر کچھہ رنج نکر سفیان ثوری نے کہا ہے استوصوا باھل السنۃ خیرا فانہم غرباء ابو بکر بن عیاش کہتے ہین السنۃ فی الاسلام اعز من الاسلام فی سائر الادیان شافعی نے فرمایا ہے اذا رایت رجلا من اصحاب الحدیث فکانی رایت رجلا من اصحاب النبی صلعم جنید کا قول یہہ ہے الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا من ابتغی اثر الرسول و لزم طریقتہ فان طرق الخیرات کلھا مفتوحۃ علیہ دوسرا لفظ یہ ہے الطریق الی اللہ عز و جل مسدودۃ علی خلق اللہ الا علی المقتدی برسول اللہ والتابع لسنتہ کما قال تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ابن الجوزی رحمہ اللہ تلبیس ابلیس مین فرماتے ہین ان السنۃ فی اللغۃ الطریق و لا ریب فی ان اھل النقل

والاثر المتبعين آثار رسول اللہ صلعم و آثار اصحابہ اہل السنۃ لانہم
علی تلک الطریق التی لم یحدث فیہا حادث وانما وقعت الحوادث والبدع
بعد رسول اللہ صلعم واصحابہ والبدعۃ عبارۃ عن فعل لم یکن فابتدع
والاغلب فی المبتدعات انہا تصادم الشریعۃ بالمخالفۃ او توجب التعاطی
علیہا بزیادۃ او نقصان انتہی مین کہتا ہون کتاب مشکوٰۃ شریف ونحوہ مین باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ منعقد ہے اوسمین وہ احادیث بہی لکہی ہین جنمین مذمت بدعت واہل بدعت
کی آئی ہے اسی طرح اکثر صحاح وسنن مین اخبار مرفوعۂ صحیحہ دربارۂ امتیاز سنت عن البدعہ
موجود ہین اللہ تعالیٰ جب بندہ مسلمان کا انجام بخیر کرنا چاہتا ہے اوسکو دنیا مین توحید خالص
وعمل صالح کی توفیق بخشتا ہے ہرچند وہ معصوم نہین ہوتا ہے لکن دل اوسکا معاصی
سے نافر اور طرف طاعات کے مائل ہوتا ہے یہ ایک علامت ہے سعادت دارین کی اور
جب کسی شخص کے ساتہہ ارادہ شر کا فرماتا ہے تو وہ شخص دشمن اخلاص وسنت ہوکر درپے
شکست اہل حق رہتا ہے اور بدعت کی تائید مین اپنے مال وجان کو صرف کرتا ہے یہہ
دلیل ہے اوسکے شقاوت کی مین اپنی طبیعت کا امتحان کرتا ہون تو یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ میرا نفس اصل فطرت مین شیفتۂ کتاب وسنت پیدا ہوا ہے میری دل کو مطلق
محبت محدثات کی نہین ہے اور نہ کچہہ حلاوت ارتکاب معاصی مین میسر آتی ہے یہہ
ارتکاب جو مجہسے باغوائے نفس آمارہ بالسوء و اضلال ابلیس ہو جاتا ہے بنیاد اوسکی جہل و
اثر صحبت ابنائے زمان پر ہے ورنہ خواہش اندرونی میری ہمیشہ سے یہی ہے کہ اگر مجکو
دو چار آدمی بہی ہم مذاق میرے مجکو میسر آتے تو مین تارک دنیا ہو کر وقف عبادات مشروعہ مفروضہ
ہو جاتا لکن سخت مجبوری ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے میری آفرینش سے یہ بات

شہیہ چکی تہی کہ ہین بعد بارہ سو سال ہجرت کے دنیا مین پیدا ہونگا اور وہ بھی اس
ملک ہندمین جو کہ معدن شر و بدع و فسق و ضلالت ہے پہر ایسے زمانہ مین کہ نہ دولت اسلام
کی باقی ہوگی اور نہ حلاوت ایمان کی بلکہ غالب ابناء زمان بندۂ شکم و پرستار دینار و درہم
و غلام جامہ و علم و محب دنیا و طالب اولی ہونگے معاد کا انکار کرینگے اسی حیات فانی
کو زندگانی اپنی سمجہکر تمام اوقات صرف منہیات و محرمات و مکروہات و بدعات و محدثات
و ممنوعات رکہینگے نہ حیاء اسلامی ہوگی اور نہ غیرت ایمانی اور نہ ندامت عدم احسان
اور نہ خوف اتباع خطوات شیطان بلکہ ہر طرف سے قرب ساعت کا سامان اور ہر شخص مسخ
و خسف و قذف کا نشانہ ہوگا مجہے اپنی غربت و بیکسی پر نہایت رحم آتا ہے اور کوئی
عون و نصر کسی طرف سے نہین ملتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک آدمی تنہا نہ کام دین کا کرسکتا ہے
اور نہ انجام دنیا کا دنیا چولہے مین جائے اور اہل دنیا بہاڑ مین جائین کہین اتنا ہی کام
درستی ایمان کا ہمسے بنجائے کہ ہمین توقع اپنی نجات کی یوم آخرت مین ہاتہہ آئے اسلئے کہ
اس طوفان بے تمیزی اور جوش و خروش محبت دنیا مین اپ سنبہالنا ایمان کا اور بچانا احسان
کا اور نگاہ رکہنا اسلام کا مشکل پڑگیا ہے ہر دلمین گیارہ دروازے تو لمۂ شیطان کے رہتے
ہین اور ایک دروازہ لمۂ رحمن کا ہوتا ہے اوسپر یہ تنہائی و خذلان اہل زمان اور عداوت
غالب افراد نوع انسان فانہم عدو لی الا رب العلمین محبۂ غریب الاسلام عزیز الایمان
پر اس آخر زمان مین وہ حوادث شتی ہاتہہ سے ابناء دہر کے واقع ہوئے ہین جنکے بیان کو
ایک دفتر گران درکار ہے جو کوئی محق ہوکر مراء و جدال کو ترک کردیتا ہے تو اوسکا گہر اندر
بہشت کے بنایا جاتا ہے ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہے کیا ملے
اب عمر میری پنجاہ سال سے متجاوز ہوئی پانچ سات سال اوسپر اور گزر گئے معلوم نہین کہ

کس دم پیک اجل پیغام نقل لائے صدای رحیل سنائے دار فانی سے طرف دار آخرت
کے بلائے کیونکہ قوی نے جواب دیدیا ہے جوارح معطل ہوگئے ہین دل بے اختیار
یہی چاہتا ہے کہ اس حالت موجودہ سے بھی رہائی حاصل ہوکر بقیہ انفاس مستغرق
یاد خدا و شغل سنت و کتاب مین گذر جائین اور حیص بیص ما و شما و جق جق و بق بق
زید و عمرو سے نجات ملکر شہادت کلمۂ اخلاص توحید پر غریب خانۂ گور مین آرام ملے اور
خلاف ظنون اعدا در دین و دنیا عاقبت بالخیر و حسن خاتمہ نصیب ہو سو یہ کچھہ اوس ارحم الراحمین
اکرم الاکرمین پر دشوار نہین ہے گو ہماری نظر مین مشکل ہو ٥

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ‖ ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

تمت

صحت نامہ کشف اللثام عن غربۃ الاسلام

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۵	خمسمایة	خمسمائة
؍؍	۱۹	سمہ	رسمہ
۹	۱۲	اعوار	اہوار
۱۱	۵	صالح	غیر صالح
۱۵	۱۷	موجبہ	موہمہ
۱۹	۱۳	یاکان	یاکانون
۲۳	۸	سقہ	سَقَہ
۲۴	۱۰	نحوہا	نحوہا کیونکہ
۲۹	۱۱	بیھٹے	بیٹھے
۳۰	۲	اواار	ووار
۳۳	۶	دہن	دُہن
۴۰	۵	بنت	نبت
۴۳	۱	پلوچین	پلوچین
۴۶	۱۰	فرقہ	فرقہ ر
۵۰	۱۱	رنید	زبید
۵۰	۴	اقلیم ہند	ساکن اقلیم ہند
۵۱	۲	العظا	الغطا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۲	۹	فصل	فصل ۱۶
۵۴	۳	سعانی	معنی
۵۵	۲	جاجت	حاجت
؍؍	۸	وہ چند	دہ چند
۵۷	۹	فانک	انک
۵۸	۶	للدواوین	الدواوین
۶۵	۵	درطل	ورطل
؍؍	۸	حرزات	خرزات
۶۶	۹	تفاعل	تفاءل
۶۷	۳	قائل	فائل
۶۸	۲	لاتبذروا	لاتبذر
۷۰	۱۱	برا	بڑا
؍؍	۱۵	سغیمہ	سفینہ
۷۱	۴	کوہوتا ہے	پرہوتا ہے
؍؍	۷	لیس	لبس
۷۷	۲	عمر	عمرو
۸۱	۱۸	دیکھے	دیکھکر

تمت